# تذکرۂ عماتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

المعروف

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھیاں

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

پیارے نبی ﷺ کی پھوپھیاں عظمت میں ہیں وریٰ ★★★ ★★★ نسبت سے مصطفیٰ ﷺ کی ہوا اِن پہ خوش خدا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ★ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انہیں اعلیٰ ملا ★ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انہیں حاصل ہوا

# تذکرہ عماتِ مصطفیٰ ﷺ

## المعروف

# رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیاں

مرتب

مفتی محمد زمان سعیدی رضوی

مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

حضرت اروی رضی اللہ عنہا عظیم المرتبت عالی مقام ★★★ ★★★ سید کونین ﷺ بھی کرتے تھے اُن کا احترام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## دُرودِ اہل بیت علیہم السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى سَيِّدِنَا عَلِيٍّ وَّسَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ وَسَيِّدَتِنَا زَيْنَبَ وَسَيِّدِنَا حَسَنٍ وَّسَيِّدِنَا حُسَيْنٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: تذکرہ عماتِ مصطفیٰ ﷺ
(المعروف رسول کریم ﷺ کی پھوپھیاں)

مرتب: مفتی محمد زمان سعیدی رضویؔ

پروف ریڈنگ: مفتی محمد رمضان جامیؔ

سال اشاعت: 2021ء

ناشر: مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان

# ہدیۂ سعادت

متولیٔ خانہ کعبہ، رئیسِ مکہ معظّمہ، جدِّ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ

## کے حضور نذرِ عقیدت

## 'شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را!'

| | |
|---|---|
| دیدنی ہے جلوۂ دربارِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ | مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں 'دولتِ بیدارِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ |
| زینتِ کعبہ بنے ، انوارِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ | کس قدر اُجلا رہا' کردارِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ |
| کیوں نہ چُومے باادب ہوکر فرشتوں کی نظر | قابلِ تعظیم ہے' دستارِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ |
| اپنا گھر روشن کیا صبحِ ازل کے نُور سے | یہ شرف تھا اور یہ معیارِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ |

زندگی بھر ہم نصیرؔ اُن کی ثنا لکھیں نہ کیوں
جاگزیں دِل میں ہوئے اطوارِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ

''مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان''

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون و مکان ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انہیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انہیں حاصل ہوا

# فہرست


| نمبر شمار | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | پیش لفظ | 7 |
| 2 | نقشہ جات خاندان سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ (ازواج و اولاد) | 9 |
| 3 | تقریظِ سعید (صاحبزادہ علامہ سید حامد سعید کاظمی) | 16 |
| 4 | تقریظِ جلیل (شیخ الحدیث علامہ محمد صدیق ہزاروی) | 18 |
| 5 | تقریظِ جمیل (پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی) | 19 |
| 6 | حرفِ محبت (ڈاکٹر شبیر احمد جامی) | 21 |
| 7 | تاثراتِ گرامی (ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی) | 24 |
| 8 | کلماتِ تحسین (پروفیسر واصل اویس صدیقی) | 26 |
| 9 | مقدمہ (ڈاکٹر محمد نوید ازہر) | 29 |
| 10 | آغازِ کتاب | 37 |
| | **سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا** | |
| 11 | ولادت باسعادت | 39 |
| 12 | آپ کے والد مکرم | 40 |
| 13 | آپ کی والدہ محترمہ | 43 |
| 14 | خاندانی عز و شرف | 45 |
| 15 | اوصاف و کمالات | 47 |
| 16 | عالم اسلام کی نامور شاعرہ | 48 |
| 17 | ازدواجی زندگی | 50 |
| 18 | تربیت اولاد کا انداز | 51 |

19 اعلانِ اسلام و ہجرت — 54
20 پوتے کی ولادت پر اہلِ اسلام کی خوشیاں — 56
21 راہِ جہاد میں بہادری کے اَن مٹ نقوش — 57
22 اپنے بھائی کی شہادت پر صبر و تحمل کا مظاہرہ — 60
23 اپنے محبوب بھائی جان کی یاد میں مرثیہ — 66
24 رسول کریم ﷺ کے وصال باکمال پر — 68
25 رسول کریم ﷺ کی شان میں مبارک قصیدے — 73
26 مرویات — 75
27 وقتِ رحلت — 77

## سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا

28 شادی و اولاد — 80
29 اپنے والدِ گرامی کا مرثیہ — 85
30 ایک سچا خواب — 86
31 خصائص و محاسن — 89
32 مرویات — 91
33 رسول کریم ﷺ کی ثناء خوانی — 92
34 وفات حسرت آیات — 94

## سیدہ اروی رضی اللہ عنہا

35 شادی و اولاد — 95
36 شرفِ ایمان — 95
37 شرف و فضیلت والا بیٹا — 97

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انھیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

38 اعزازات ومحاسن — 100

39 وصال — 101

## ام حکیم (بیضاء)

40 شادی واولاد — 102

## برّہ

41 شادی واولاد — 105

## امیمہ

42 شادی واولاد — 107

43 مناقب عمات مصطفی ﷺ — 115

44 بنت عبدالمطلب حضرت صفیہ قرشیہ (صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی) 116

45 ام معین مصطفیٰ ﷺ حضرت صفیہ سیدہ (پیرزادہ محمد ندیم اختر القادری) 117

46 ذہین ہیں مہربان ہیں سیدہ صفیہ (محسن اعجاز) — 118

47 لخت عبدالمطلب، ناموس حمزہ بالیقین (مسعودالرحمان) — 119

48 منقبت کا خیال آجائے (محمد مسعود اختر) — 120

49 حضرت صفیہ زمانے میں بڑی ذیشان ہیں (ساغر ہاشمی) — 121

50 قلزم تقدیس کی گوہر صفیہ سیدہ (اشفاق احمد غوری) — 122

51 شہ کونین ﷺ کی پھوپھی فدا تھی شاہِ والا پر (محمد اکرم رضا) — 123

52 بنت عبدالمطلب ہیں عاتکہ (صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی) — 124

53 حضرت اَروی عظیم المرتبت عالی مقام (صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی) — 125

54 مصادر ومراجع — 126


سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون ومکان ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبدالمطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا محترم سب سے انھیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

**یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِكَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ**

اے میرے پروردگار! میں تیری تعریف کرتا ہوں جیسے تیری ذات کی جلالتِ شان اور تیری عظیم سلطنت کے شایانِ شان ہے اور درود وسلامتی نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے عبد مقرب، نبی مکرم، رسول محتشم ہیں اور اُن کی آل پاک علیہم السلام اصحاب کبار رضی اللہ عنہم پر برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

یوں تو گلستانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر پھول اپنی جگہ نور و نگہت کا مصدر اور انوار و تجلیات کا منبع ہے۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور عترتِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خوش قسمت طبقات ہیں جو بتوفیق ایزدی دِن رات امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درِ انور سے وابستہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں فیض نبوت سے براہِ راست انوار جذب کرنے کا نادر موقع عنایت فرمایا۔ کائناتِ عالم کی ہر مخلوق حضور محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانِ رحمت سے مستفید ہوئی، بنی نوع انسان میں بچوں، جوانوں، بوڑھوں کی طرح ہمارے آقا سردارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کے بھی محسن و مربی ہیں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ اسلامی کے اوراق گردانتے ہوئے ایسی بے شمار خواتین کا تذکرہ ملتا ہے جنھوں نے شمع اسلام کی سربلندی اور دین حق کی دعوت کے لیے بے پناہ قربانیاں دیں اور تاریخ کے چہرے کو ضیاء بخشی تاہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرور کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے افضل ان کو اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نور ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

جان سیدہ صفیہ بنت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہا اُن عظیم خواتین میں نمایاں مقام کی حامل تھیں۔کوئی بھی صاحبِ ایمان اِس عظیم ہستی کی دانائی اور حکمت، وفاداری اور مجاہدانہ صلاحیتوں کا مطالعہ کرکے انھیں خراجِ تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ پاتا۔اسلام کی دعوت کو پھیلانے میں ان کا نہایت معتبر کردار اِس کتاب کے اوراق میں تاریخ اسلام اور خاندانِ رسول کریم ﷺ سے اُلفت رکھنے والوں کو میسر آئے گا۔

اِن اوراق میں رسول کریم ﷺ کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا بالخصوص اور بالعموم دیگر پھوپھیوں کے تذکارِ مبارکہ اور کارہائے نمایاں کو مستند روایات اور واقعات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔حضور اکرم ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ جو جو اِن کی بارگاہ میں محبوب ہیں ہم بھی اُنھیں چاہیں، اُن سے پیار کریں اور اُن کا ادب و احترام، تعظیم و توقیر جی کی گہرائیوں میں محسوس کریں۔

زیرِ نظر کتاب اپنی اُن تمام ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے لیے لکھی ہے جو خواتین اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہن کے اُسوۂ حیات کو جاننا چاہتی ہیں۔یہ کتاب نوجوان نسل کے لیے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، مشعل راہ ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی، سردارِ انبیاء ﷺ کے طفیل اِس ادنیٰ کوشش کو قبول فرمائے اللہ جل جلالہ کتاب کے ناشر ''مدینہ فاؤنڈیشن'' کے تمام اراکین کو جزائے خیر سے نوازے اور مقاصدِ حسنہ میں کامیابی سے سرفراز فرمائے اور اِس کتاب سے استفادہ کرنے والوں کو اہلِ بیت نبوی علیہم السلام کی محبت، عمل کی توفیق اور مؤلف کو حسنِ خاتمہ اور مغفرت کا انعام ملے۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبدالمطلب ہیں عاشقہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اُنھیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں
سرورِ کون ومکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

# خاندانِ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

## (ازواج واولاد)

بنت عبدالمطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انھیں اعلیٰ ملا
آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں
سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

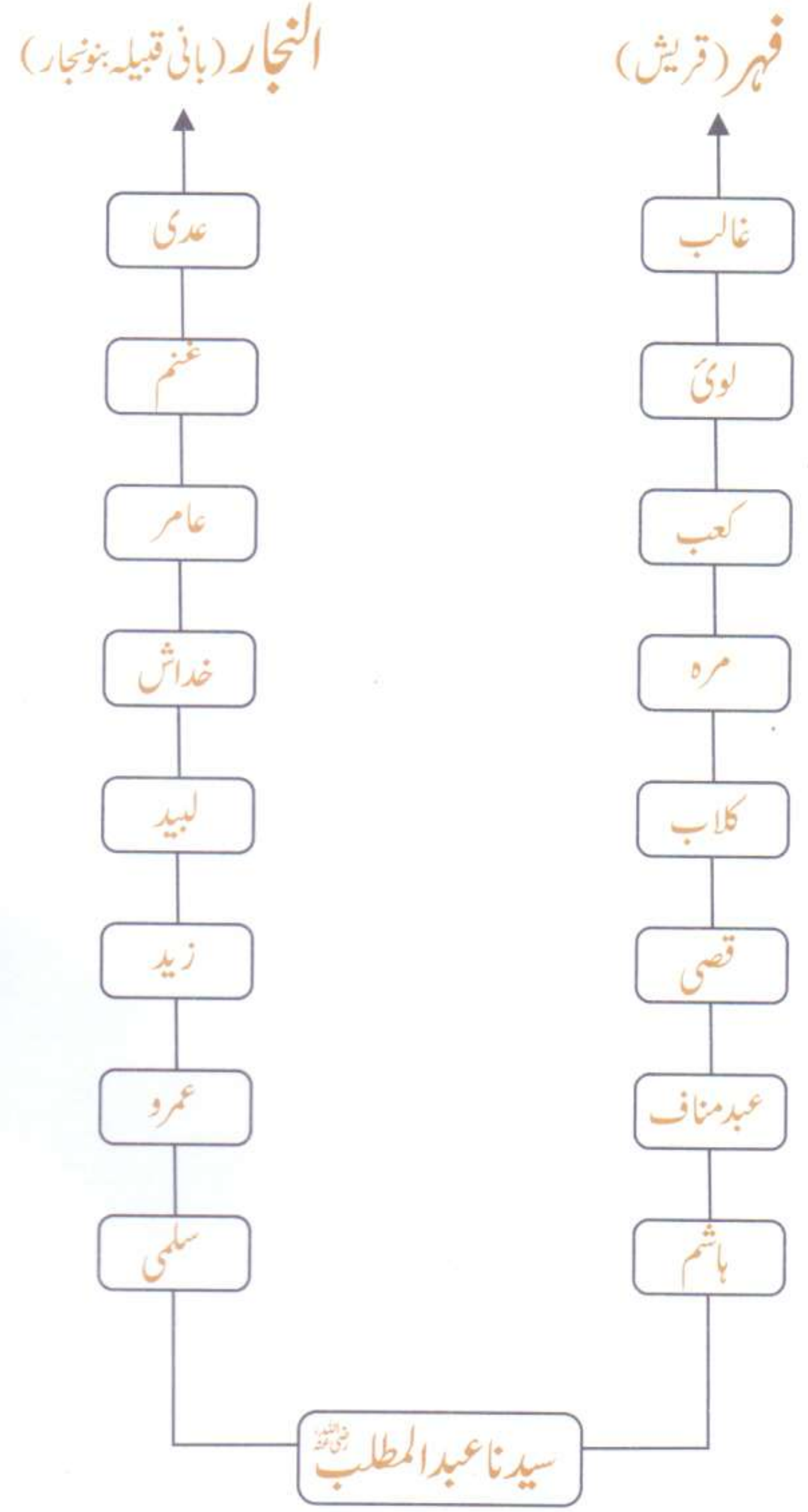


بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اعلیٰ ملا
آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا

پہلی زوجہ

# ① سمراء بنت جندب

(بعض سیرت نگاروں کے نزدیک ان کا نام صفیہ تھا اور آپ قبیلہ ہوازن سے تعلق رکھتی تھیں)

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

↓

حارث رضی اللہ عنہ

(والدِ گرامی کی حیات میں ہی وصال فرما گئے)

## حارث رضی اللہ عنہ کی اولاد:

**نوفل رضی اللہ عنہ**
(25 ہجری، مدینہ منورہ میں وفات ہوئی)

**عبداللہ رضی اللہ عنہ**
(عہدِ رسالت ﷺ میں وفات پائی، رسول اللہ ﷺ نے انھیں 'سعید' کا لقب عطا فرمایا)

**ربیعہ رضی اللہ عنہ**
(ان کی کنیت 'ابواروی' تھی، اور 23 ہجری میں وفات پائی)

**ابوسفیان مغیرہ رضی اللہ عنہ**
رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں، سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سے کچھ عرصہ دودھ پیا۔

**حاطف رضی اللہ عنہ**
ان کے تفصیلی احوال نہیں مل سکے۔

**طفیل رضی اللہ عنہ**

**عبیدہ رضی اللہ عنہ**
(قتادہ اور زہری کے نزدیک ام المؤمنین حضرت زینب بن خزیمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح طفیل بن حارث سے ہوا اور دوسرا نکاح ان کے بھائی عبیدہ بن حارث سے ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب)

## ربیعہ رضی اللہ عنہ کی اولاد:

**عبداللہ المطلب رضی اللہ عنہ**

**حضرت مطلب رضی اللہ عنہ**

## ابوسفیان مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اولاد:

جعفر رضی اللہ عنہ | عبداللہ رضی اللہ عنہ | جمانہ | حفصہ | عاتکہ | امیہ | کلثوم

## نوفل رضی اللہ عنہ کی اولاد:

**حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ**
(25 ہجری، مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، شیرِ خدا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد نواسیٔ رسول ﷺ سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا (دخترِ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے ایک بیٹے پیدا ہوئے)

**عبداللہ رضی اللہ عنہ**
(ان کے چہرے کی مشابہت رسول کریم ﷺ سے تھی آپ کوفہ کے حاکم رہے اور عہدِ فاروقی میں وفات ہوئی)

**حارث رضی اللہ عنہ**
(مکہ مکرمہ کے حاکم رہے اور بصرہ میں وفات ہوئی، حضرت درہ رضی اللہ عنہا بنت ابولہب ان کی زوجہ تھی۔)

## حضرت مغیرہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی اولاد

**یحییٰ رضی اللہ عنہ**

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں
سرورِ کون و مکان ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبدالمطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انھیں اعلیٰ ملا
آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں

سرورِ کون ومکان ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اُنھیں اعلیٰ ملا

آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا

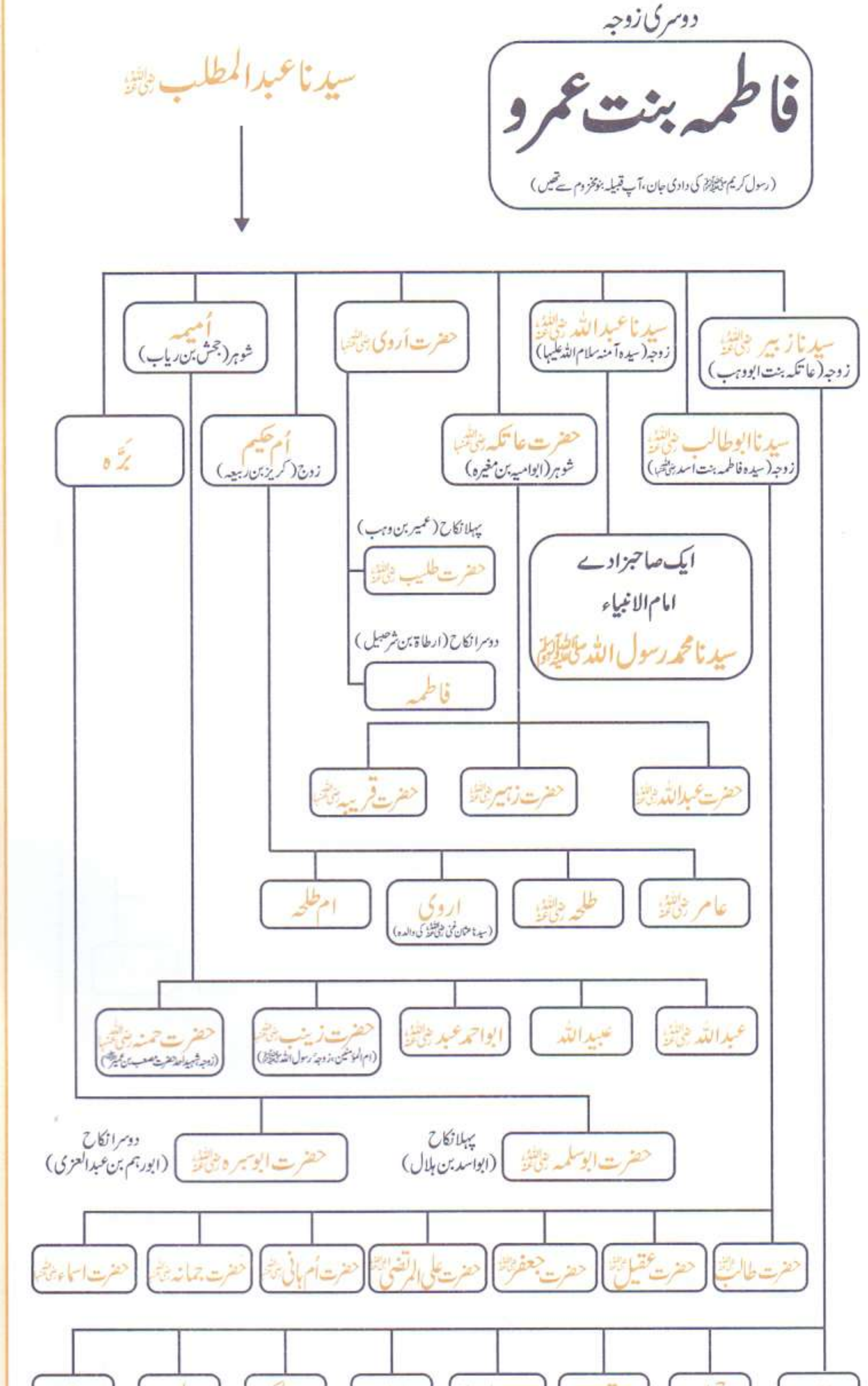

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اُنھیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی بنورِ ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا

تیسری زوجہ

## نتیلہ بنت جناب

(آپ کا تعلق قبیلہ بنو نمر سے تھا، آپ ہی نے پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ پر ریشمی غلاف چڑھایا)

**سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ**

↓

ضرار

**سیدنا عباس رضی اللہ عنہ**

اور آپ کی اولاد

↓

- فضل رضی اللہ عنہ
- عبداللہ رضی اللہ عنہ
- عبید اللہ رضی اللہ عنہ
- قثم رضی اللہ عنہ
- عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
- معبد رضی اللہ عنہ
- حارث رضی اللہ عنہ
- کثیر رضی اللہ عنہ
- عون رضی اللہ عنہ
- تمام رضی اللہ عنہ
- ام حبیب رضی اللہ عنہا

چوتھی زوجہ

# ھالہ بنت ابووہب

(آپ قبیلہ بنو زہرہ سے ہیں، والدہ رسول کریم ﷺ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی چچازاد بہن تھیں)

سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

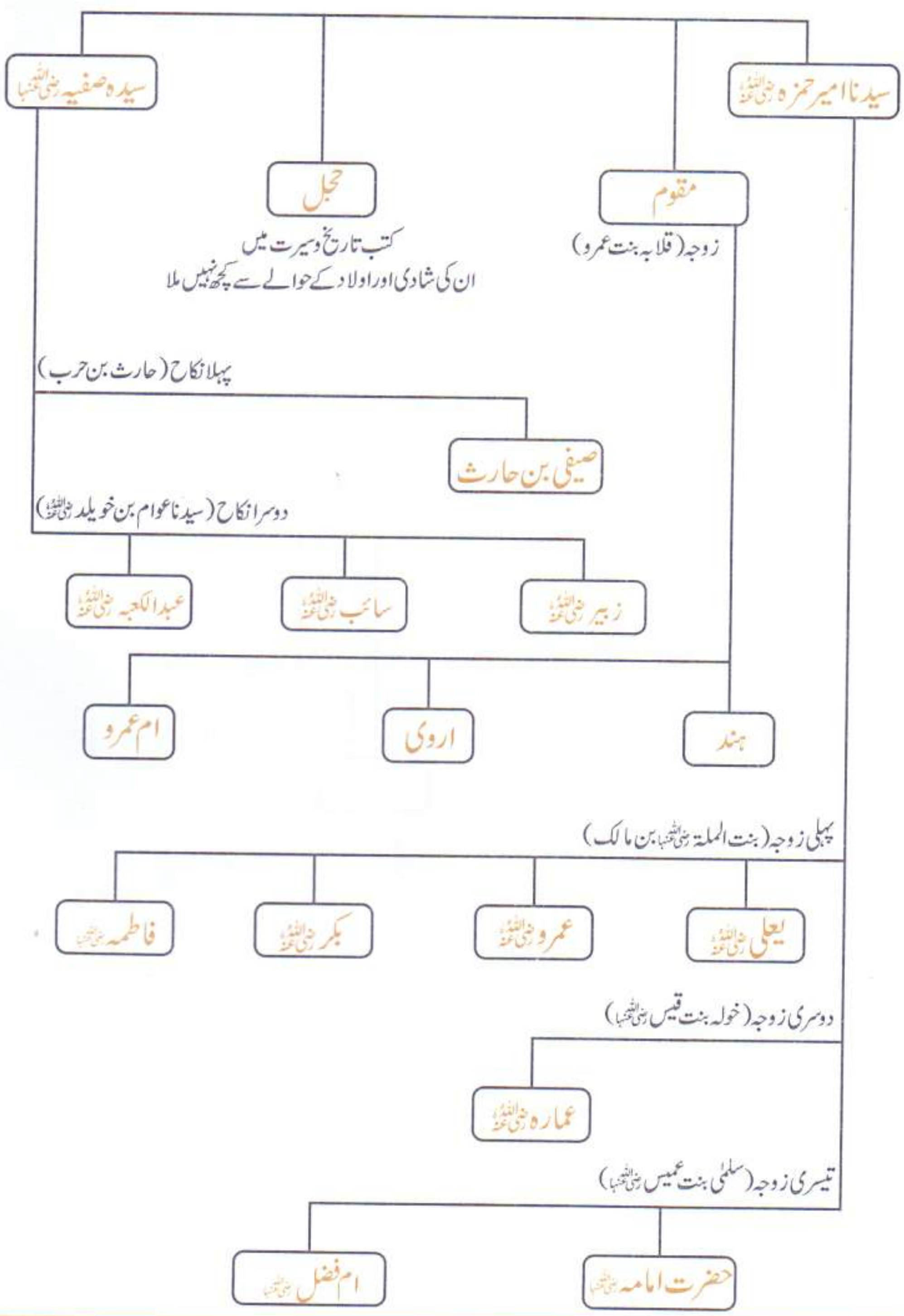


بنت عبدالمطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انھیں اعلیٰ ملا
آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نور ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں
سرور کون و مکان ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انھیں اعلیٰ ملا

آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں

سرورِ کون ومکان ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

پانچویں زوجہ

## لبنیٰ بنت هاجر

(ان کا تعلق قبیلہ خزاعہ سے تھا)

سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ

↓

عبد العزیٰ (ابولہب)

↓

- عتبہ
- عتیبہ
- معتب رضی اللہ عنہ
- درہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ)
- خالدہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ)
- عزہ رضی اللہ عنہا (زوجہ اوفی بن حکیم رضی اللہ عنہ)

## تقریظِ سعید

جگر گوشۂ غزالیٔ زماں، مفکرِ اسلام، ادیبِ ملت

# صاحبزادہ علامہ سید حامد سعید کاظمی

سابق وفاقی وزیر مذہبی اُمور پاکستان

'مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان' کے ریسرچ اسکالر نے آقائے دوجہاں، سرورِ کون ومکاں عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ کی پھوپھیوں کے بارے میں قلم اُٹھایا ہے اور کتاب تصنیف کی ہے، آقا کریم عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالتَّسْلِيم کے اِس دنیائے آب وگل میں تشریف لانے سے قبل وہ دور 'دورِ جاہلیت' کہلاتا ہے، تاریکیوں کی حکمرانی تھی، یہ دنیا ظلمت کدہ تھی، اُس وقت علم وعرفان، کاغذ وقلم، مکتب ومدرسہ سب خواب وخیال کی باتیں تھیں۔

مگر جب 'اُمی' لقب نبیٔ محتشم ﷺ نے علم کے موتی بکھیرے اور حصولِ علم کو اپنے ماننے والوں کے لیے فرض قرار دیا تو اُس وقت کی دنیا کا ایک فکری انقلاب تھا۔ یہ تمام باتیں ایک علیحدہ تفصیلی مضمون کی متقاضی ہیں، اِس وقت صرف یہ کہنا مقصود تھا کہ آقا کریم ﷺ کے زمانے میں لکھنا پڑھنا عام نہ تھا اِس کے باوجود آج آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ، اُسوۂ حسنہ، سیرت وکردار، عادات واطوار اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی انتہائی چھوٹی سی چھوٹی جزئیات بھی محفوظ ہیں اور ساتھ ہی آپ ﷺ کے صحابۂ کرام، اہلِ بیت اطہار، اعزا اور رشتہ داروں رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں تاریخ کے اوراق کھنگالے گئے اور اُن کی شخصیات کو بھی پوری تفصیل سے سامنے لایا گیا۔

اِس ضمن میں 'اسماء الرجال' کا ذکر نہ کرنا، ناانصافی ہوگی، جب آپ ﷺ کے فرامین اور شب وروز کی تفصیل، احادیث کی صورت میں سامنے آئی تو بعض حضرات نے عقیدت ومحبت میں اپنی طرف سے رنگ آمیزی کی کوشش کی تو کچھ لوگ ایسے تھے جنھوں نے اپنے عقائد ونظریات کے فروغ وثبوت کے لیے اپنی طرف سے حدیثیں گھڑنے کی کوشش کی، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کرنا تھی اور یہ دین قرآن وحدیث کے ذریعے ہم تک پہنچنا تھا، اِس لیے تمام احادیث کے جملہ راویوں کے بارے میں چھان پھٹک ہوئی اور اگر کسی شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ اُس نے کبھی جھوٹ بولا تھا تو اُس کی روایت کردہ احادیث کو ناقابل اعتماد گردانا گیا۔ اگر کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی باتوں میں مبالغہ آرائی بہت کرتا تھا تو اس کی بیان کردہ روایات کو بھی صحت کے معیار سے گرا ہوا سمجھا گیا۔ یوں موضوع، ضعیف، حسن اور حدیث کی دیگر اقسام سامنے آئیں۔

بہرحال **مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان** اور مولانا مفتی محمد زمان سعیدی رضوی زید مجدھم کی یہ کاوش اہل علم میں بہت پذیرائی حاصل کرے گی کیوں کہ انھوں نے نبی پاک ﷺ کے ددھیال کے حوالے سے اُن رشتوں کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا جن پر پہلے زیادہ توجہ نہیں دی گئی تھی اور مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ وہ اس تحقیق اور جستجو کے سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے آئندہ بھی ایسی نادر تحریریں منظر عام پہ لاتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ، مؤلف اور ناشر کتاب کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

سید حامد سعید کاظمی

# تقریظِ جلیل

استاذ المحققین، عمدۃ المدرسین، شیخ الحدیث والقرآن

## علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارفِ اولیا، دربار عالیہ سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، لاہور

کوئی شخصیت ہو یا زمان و مکان، اُس کی عظمت کسی عظیم نسبت کی مرہونِ منت ہے، دنیا بھر کے خاندانوں میں سب سے زیادہ عظمت خاندانِ نبوت ﷺ کو حاصل ہے اور پھر اُس خاندان میں جن خوش نصیب مرد یا خاتون کا تعلق حبیب کبریاء سید الاولین والآخرین سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ سے اُصول یا فروع کے اعتبار سے جُڑتا ہے۔ اِن قابل قدر شخصیات میں رسول اکرم ﷺ کی پھوپھیاں نہایت درجہ عظمت نشان ہیں۔ اِن کا تذکرہ سکونِ قلب اور تسکینِ روح کا باعث ہے۔

مدینہ فاؤنڈیشن کی طرف سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے والی کتاب جس کے مرتب مفتی محمد زمان سعیدی رضوی زید مجدہ ہیں جو مبارک کے مستحق ہیں کہ انھوں نے جو تذکرۂ طیبہ اپنے مطالعہ کی نذر کیا اور تحقیق کی راہ اختیار کی اُسے اُمت مسلمہ کے لیے باصرہ نواز سعادتوں کی سوغات سے اپنے دامن کو بھرا۔ اِس عدیم الفرصتی کے دور میں تقریظ کے لیے کتاب کا سرسری جائزہ لیا جاتا ہے لیکن یہ وہ دِل نشین تذکرہ ہے کہ راقم نے اول سے آخر تک پڑھا اور پڑھتے پڑھتے خوشی کے جذبات آنسوؤں کی صورت میں نکلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ، مؤلف اور ناشر کتاب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبیہ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازھری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

# تقریظ جمیل

یگانۂ روزگار، آبروئے علم ودانش، شہسوارِ تصوف

## جناب پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی

پرنسپل اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خانوادۂ اطہر کا ذکرِ جمیل اور آپ کے اعزّہ واقارب کا بیانِ احوال بھی دراصل سیرت النبی ﷺ ہی کا ذیلی شعبہ ہے۔ بنو ہاشم یا خاندانِ رسالت علیہم السلام کے مختلف افراد کے کوائف وخدمات سے آگاہی تفہیم سیرت میں بے حد ممد ومعاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، اِن میں سے سعادتِ ایمان سے مشرف ہونے والی ہستیوں کے تذکار بجائے خود بھی اَجر وبرکت کی فیض رسانی کرتے ہیں۔

مفتی محمد زمان سعیدی رضوی حفظہ اللہ کی مرتبہ کتاب ''تذکرہ عماتِ مصطفیٰ ﷺ'' ایسی ہی ایک قابل قدر کتاب ہے جو مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان کے زیر اہتمام شایانِ شان انداز میں شائع ہو رہی ہے، مدینہ فاؤنڈیشن کی دینی، اصلاحی، علمی، روحانی، تعلیمی، اشاعتی اور سماجی خدمات کی فہرستِ حسنہ بہت طویل ہے جس کا اجر اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیبِ مکرم ﷺ عطا فرمائیں گے۔

زیر نظر کتاب بھی مدینہ فاؤنڈیشن کے شعبہ نشر واشاعت کی گراں قدر کاوش ہے۔ فاضل مرتب نے بہت عرق ریزی سے اپنے موضوع سے متعلقہ مواد مختلف مصادر ومنابع سے انتخاب کیا، استناد واہمیت کے لحاظ سے اس کی درجہ بندی کی اور پھر عمدہ پیرائے اور اچھے اسلوب میں اسے قارئین تک پہنچانے کی سعیِ مشکور کی۔

کتاب میں ذمہ داری سے حوالہ جات کے اندراج کا اہتمام کیا گیا ہے اور زبان وبیان کا معیار باوقار اور قابلِ استفادہ رکھا گیا ہے تاکہ ہر سطح علم کے قارئین اس سے حسبِ استعداد فائدہ اُٹھا سکیں۔

**مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان**، کتاب کے مؤلف اور وہ تمام لوگ لائق تبریک وتشکر ہیں جنھوں نے عقیدت ومحبت اور تذکرہ وتاریخ کا مستند ارمغان ہم سب تک پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ اِسے زیادہ نافع بنائے۔

اور وہ اہداف ومقاصد پورے فرمائے جن کے حصول کی خوش نیتی سے اشاعتِ کتاب عمل میں آئی ہے۔

العزۃ للہ ولرسولہ

(ڈاکٹر) معین نظامی

پرنسپل اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی

لاہور۔

21۔رمضان المبارک 1442ھ

4۔مئی 2021ء

## حرفِ محبت

نامور اسکالر، محقق، ماہر اسرارِ تصوف

# جناب ڈاکٹر شبیر احمد جامی

منہاج یونیورسٹی لاہور

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت ومعرفت کے لیے پیدا فرمایا۔ اس مقام تک انسان کی راہنمائی کے لیے اس کے اندر داخلی وباطنی صلاحیتیں بصورت عقل وقلب رکھیں لیکن اس کے لیے اپنی حکمتِ بالغہ اور فضلِ خاص فرماتے ہوئے بعثت انبیاء اور نزول ہدایات کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی رحمۃ للعالمین، امام المرسلین اور شفیع المذنبین سیدنا محمد ﷺ کی ذات گرامی کی صورت میں بھیجی اور ان کو احسان کبیر اور برہان عظیم قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی کو صورت وسیرت کے باب میں احسن اور اکمل بنایا اسی لیے آپ ﷺ کی صورت وسیرت سے وابستہ نسبتیں اور تعلیمات فلاح ونجات کا مرکز اور معیار قرار پائیں۔ آج امتِ محمدیہ کے انحطاط اور زوال کا ایک سبب صورت وسیرت سے وابستہ جامعیت اور ہم آہنگی کو توازن واعتدال کے ساتھ ملحوظ نہ رکھنا ہے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات سے محبت اور اتباع کا کامل تعلق مسلمانوں کی روحانی معراج ہے اور ہماری دنیا وآخرت کے خوف وغم سے محفوظ ہونے کا یہی صراطِ مستقیم ہے نسبتوں کے ذیل میں خاندانِ اولاد، اہل اطاعت اور محبین آتے ہیں اور ان میں جو جتنا قریب ہوگا اس قدر تعظیم وتکریم، عزت وشرف اور وابستگی وتعلق کا حقدار ہوگا۔

یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ نسبتوں سے لگاؤ اور تعلق اطاعت واتباع کی بنیاد بنے گا ورنہ اتباع کمال وبرکت سے خالی ہوگی۔ ان نسبتوں میں سے اول نسبت اہل بیت اور خاندان کی نسبت ہے۔ اپنی خاندانی شرافت ونجابت اور ان کے صحیح النسب اور پاکیزہ فطرت کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خود فرمایا ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو منتخب فرمایا پھر قریش کو کنانہ سے اور بنی ہاشم کو قریش سے اور مجھے بنی ہاشم سے چن لیا'' (صحیح مسلم، الفضائل: 2/245)

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِي ٱلۡقُرۡبَىٰ''

''اے حبیب! (ﷺ) آپ فرمادیں میں تم سے اس چیز کا کوئی اجر نہیں مانگتا بجز اہل قرابت کی محبت کے'' (الشوریٰ: 42:23)

اس کے تحت مفسرین لکھتے ہیں کہ جس قدر قرابت زیادہ قوی ہوگی وہ اسی قدر زیادہ محبت کی متقاضی ہوگی لہٰذا اس کے اولین مصداق اولادِ فاطمۃ الزاہرہ علیہا السلام اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہیں پھر اس کے بعد اولادِ عبدالمطلب ہے۔ خاندانِ عبدالمطلب کی محبت اور تعظیم نسبتِ محمدی ﷺ کی بنا پر لازمی اور ضروری قرار دی گئی ہے۔

زیر بحث کتاب ''تذکرہ عماتِ مصطفیٰ ﷺ'' اسی نسبت اور خاندانی محبت کے جذبات کو صحیح طور پر اجاگر کرنے اور ان پر مستحکم رہنے کے داعیہ کو بنیاد بنا کر لکھی گئی ہے۔ فاضل موصوف علامہ مفتی محمد زمان سعیدی رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑی عرق ریزی اور کتبِ کثیرہ کی ورق گردانی سے یہ انمول موتی چنے ہیں جن کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

① حوالہ جات کے لیے مستند اور معیاری کتب کا انتخاب کیا گیا ہے اور اخذ

مطالب میں ایک عالمانہ رنگ اختیار کیا گیا ہے۔

② عبارت سلیس، رواں اور محبت و تعظیم رسالت مآب ﷺ کا دل افروز پیغام لیے ہوئے ہے۔

③ آپ ﷺ کی پھوپھیوں کے تذکرے میں ان کے خاندانی اوصاف، سخاوت وشجاعت، فیاضی اور دریا دلی اور بالخصوص حضور نبی اکرم ﷺ کا ہمیشہ ان کا خیال رکھنا اوران کے لیے ہمیشہ رحمت وکرم کا سائباں بنے رہنااوران کی اولاد کی تعلیم وتربیت میں نمایاں حصہ لیناوغیرہ مذکور ہے تاکہ خاندانی تعلقات کے لیے اُسوۂ حسنہ نبوی ﷺ کا اسلوب اور طریقہ کار پیش نظر رہے۔ اوراس کے ساتھ آپ کی پھوپھیوں کا حضور نبی اکرم ﷺ کے اوصاف وکمالات کو بیان کرنااور آپ ﷺ کے وصال پر ہجر وفراق کی پُرسوز کیفیات میں اشعار کہنا اس عقیدہ کی ترجمانی کرنا ہے کہ دین کے باب میں نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کو مرکز ومحور کی حیثیت حاصل ہے اور سلیم الفطرت آدمی آپ کے شخصی اوصاف سے متاثر ہو کر دین کے حق اور سچ ہونے کی طرف مائل ہوا ہے یہی وجہ تو ہے کہ آپ ﷺ کی محبت کو دین کی بنیاد اور تکمیل فیض کا درجہ اول قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ''مدینہ فاؤنڈیشن پاکستان'' کو ایسی کتب پر ریسرچ کروانے کی مزید توفیق ارزانی فرمائے اور ہمارے فاضل دوست کو اِن نسبتوں کی برکت سے دنیا و آخرت کی وافر بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ڈاکٹر شبیر احمد جامی

01-جون2021ء

# تأثراتِ گرامی

نامور اسکالر، محقق، مصنف، ممتاز دانشور

## جناب ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

رکن اسلامی نظریاتی کونسل، شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی

حضرت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ مستدرک میں امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي'' (المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرقم:4684)

یعنی ہر نسب اور سبب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا سوائے اس کے جو میرے سبب اور نسب سے ہو۔اہل علم کا اتفاق ہے کہ ہر وہ چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اطہر سے تعلق رکھتی ہے وہ اس حیثیت سے کائنات کی ہر چیز سے زیادہ فضیلت و اہمیت رکھتی ہے۔حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''کل موجودات کلمات اللہ ہیں کیونکہ ان کی تخلیق کلمہ کن سے ہوئی اور رب العزت کے اسماء کا تعلق ہر موجود کے ساتھ قائم ہے۔اس لیے اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت قلم تو تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔''

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکمل الموجودات اور اللہ تعالیٰ کے وجود پر سب سے واضح دلیل ہیں کیونکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ رب کریم نے اپنے کلمات اور اسماء کا جامع

بنایا ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں۔“

سیرت النبی ﷺ کا اعجاز ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوۂ حسنہ کا ہر پہلو جامع، کامل، ابدی اور عالمگیر ہدایت ہے۔ ہر زبان و خطے سے تعلق رکھنے والے اہل علم چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم سیدنا محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ سے نثر و نعت کی صورت میں اظہارِ محبت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ 14 صدیوں سے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مختلف زبانوں میں کتب تحریر کی جا رہی ہیں تاہم جس ذات اقدس ﷺ کے ذکر کو رب نے رفعت عطا فرمائی ہو ان ﷺ کی سیرت کا ہر باب لامتناہی پہلو اپنے دامن میں لیے ہمیں دعوت تحقیق دیتا ہے۔

پیش نظر کتاب ’تذکرہ عماتِ مصطفیٰ ﷺ‘ محترم جناب مفتی محمد زمان سعیدی رضوی زید مجدہ کی مرتب کردہ کتاب ہے۔ آپ نے نہایت ہی سادہ اور دل نشین انداز میں سیرت و تراجم کے اصل مصادر کے سامنے کشکول پھیلا کر نہایت ہی عرق ریزی کے ساتھ متعلقہ مستند مواد کو جمع کیا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے رسول اللہ ﷺ کی چھ پھوپھیوں کا تذکرہ جمع فرمایا ہے جس میں آپ نے خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی جلیل القدر پھوپھی جان حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا تفصیلی طور پر ذکر کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ طیبہ کے بیشتر پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے قبل اسی عنوان پر ’عمات النبی ﷺ‘ کے نام سے اردن کے ایک عالم تیسیر خلف ہواری بھی عربی زبان میں اپنی تحقیق پیش فرما چکے ہیں۔ یہ کتاب ۲۰۰۱ء میں جمعیۃ عمال المطابع التعاونیۃ، عمان، اردن سے شائع ہو چکی ہے،

اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

03-جون 2021

# کلماتِ تحسین

نامور اسکالر، محقق، ادیب

## جناب پروفیسر واصل اویس صدیقی

فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب، پنجاب کالج ظفروال (سیالکوٹ)

نبی کریم ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والے جملہ افراد کے احوال کی معرفت حاصل ہو اوران کے تذکارِ وفائے رسول ﷺ کا مطالعہ کر کے قلوب و اذہان کی جلا بخشی کا سامان کیا جائے۔ زیرِ نظر کتاب ''تذکرہ عماتِ مصطفیٰ ﷺ'' اسی داعیہ کو تسکین فراہم کرتی ہے جس میں محترم مفتی محمد زمان سعیدی رضوی صاحب نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے سرکارِ دو عالم ﷺ کی پھوپھیوں کے احوال ایک مخصوص اور منفرد انداز میں قلمبند کر دیے ہیں۔ موصوف نے نہ صرف آپ ﷺ کی پھوپھیوں کے سیرت و کردار پر روشنی ڈالی ہے بلکہ ان کے شوہروں اور اولادوں کے حالات بھی ضمناً تحریر فرما دیے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبوب شخصیت ان کے اپنے خاندان کے افراد میں کس قدر ممتاز حیثیت کی حامل تھی۔

عقبہ بن ابی معیط جو آپ ﷺ کو طرح طرح سے اذیتیں دیتا رہتا تھا اسے آپ ﷺ کی پھوپھی اروی رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے دونوں کانوں سے پکڑ کر گھسیٹا اور ذلیل کیا اور جب اس کی شکایت سیدہ اروی رضی اللہ عنہا سے کی گئی تو آپ نے ایمان افروز جملہ ارشاد فرمایا: ''اَمْوَالُنَا وَاَنْفُسَنَا دُوْنَ مُحَمَّدٍ'' (ہمارے مال اور جان محمد ﷺ کی ذات و شان پر قربان ہیں)۔ یہی طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جنھوں نے ابولہب کو بھی پیٹا تھا

اور انہی کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے کسی مشرک کو زخمی کرنے والے آپ ہی تھے جب آپ نے عوف بن سبرہ کے سر پر اونٹ کے جبڑے کی ہڈی ماری تھی کیونکہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کیے تھے۔

مؤلفِ کتاب الفاظ کا انتخاب اِس قدر خوبصورت انداز میں کرتے ہیں کہ کئی ممکنہ سوالات خود بخود جواب کی منزل کو پالیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی شجاعت و بہادری بیان کرتے ہوئے غزوہ خندق کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہا کا جو مکالمہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ہوا اس سے ایک مبتدی طالب علم ضرور غلطی کھا سکتا تھا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یہودی کے ساتھ لڑنے سے کیوں انکار کر دیا۔ اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے نہایت روانی اور تسلسل کے ساتھ فاضل مصنف حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اس انکار کا سبب ان کا کسی عارضے میں مبتلا ہونا اور لڑائی کی طاقت کا واقعی نہ ہونا بیان کر کے اس اشکال کو پیدا ہونے سے پہلے ہی رفع کر دیتے ہیں۔

عمۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی فصاحت سے بھرپور شاعری اور آپ کی مرثیہ نویسی کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف نے ایک نہایت اہم بات لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

''اگر یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ مرثیہ کے اندر نعت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے والی سب سے پہلی ہستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

زیرِ نظر کتاب تاریخ کی کئی مخفی جہتوں کی نقاب کشائی کرتی نظر آتی ہے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے حجر اسود کی تنصیب کے معاملے میں جو اختلاف پیدا ہوا تو اس میں یہ حل نکالا گیا کہ اگلے دن سب سے پہلے جو حرمِ کعبہ میں داخل ہوگا وہی حکم تسلیم ہوگا اور اسی کے فیصلے کے مطابق حجر اسود کی تنصیب عمل میں لائی جائے گی اور پھر اگلے دن سب سے پہلے

حرمِ کعبہ میں داخل ہونے والے خود رسالت مآب ﷺ تھے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے مگر اس حقیقت سے بہت سے لوگ یقیناً بےخبر ہوں گے کہ یہ حل کیسے نکالا گیا، دراصل یہ رائے آپ ﷺ کی پھوپھی سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ابوامیہ بن مغیرہ نے دی تھی اور ان کی اس رائے کا سب اہلِ مکہ نے احترام کیا تھا۔ اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ تو مشہور ہے کہ آپ نبی کریم ﷺ کے ماموں تھے۔ مگر ان کے اس رشتے کی اصل نوعیت اور حیثیت کیا تھی اس کی وضاحت اس کتاب میں نظر آتی ہے۔

آپ ﷺ کی پھوپھیوں یا ان کے متعلقات میں سے کسی کا اگر شاعرانہ ذوق رہا ہے تو اس کے اشعار اور اسی طرح ان کے متعلق کہے گئے اشعارِ محترم مصنف نے مستند حوالہ جات سے حاصل کر کے اس کتاب میں درج کر دیے ہیں۔ یہ کتاب تحقیق کے مروّجہ معیار کی ساری شرائط کو پورا کرتی ہے اور معلومات کو اصل مصادر و منابع سے اخذ کر کے پیش کرتی ہے۔ مجھے یہ کہنے میں بھی کوئی عار نہیں کہ کتاب کے مطالعے سے کئی نکات اس طرح سے یادداشت میں واپس آئے کہ یوں محسوس ہوا گویا کہ انھیں پڑھ ہی پہلی بار رہا ہوں۔ آپ ﷺ کی پھوپھیوں اور ان کے متعلقات کے احوال کو جس طرح اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے یقیناً ایک نہایت مفید اور گراں قدر کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کاوش پر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اس کتاب کو عامۃ المسلمین کے ذوقِ مطالعہ اور شوقِ وفا کے لیے باعثِ تسکین بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

غبارِ راہِ طیبہ

پروفیسر واصل اویس صدیقی

03 جون 2021ء

## مقدمہ

نامور اسکالر، محقق، دانشور

### جناب ڈاکٹر محمد نوید ازہر

شعبہ اردو، گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور

حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے بیان کے لیے ''سیرت'' کی اصطلاح مخصوص ہے۔ سیرت، عربی زبان کا لفظ ہے، جو سَارَ، یَسِیْرُ، سَیْرًا وَ مَسِیْرًا، سے مشتق ہے۔ اِس کا عمومی معنیٰ ''چلنا، پھرنا'' ہے۔ اِسی مناسبت سے عمدہ چال چلن کو ''حُسنِ سیرت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اِس لفظ کے معنیٰ میں اتنی وسعت ہے کہ اِس میں سنت، طرزِ زندگی اور عادت جیسا مفہوم بھی سمٹ آیا ہے۔ اَلسِّیْرَۃُ کا معنیٰ ہیئت اور حالت بھی ہے۔ قرآنِ حکیم کی آیت سَنُعِیْدُھَا سِیْرَتَھَا الْاُوْلٰی ''ہم اُسے دوبارہ اُس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے'' (طٰہٰ ۲۰:۲۱) میں یہی معنیٰ مراد ہے۔ ❶

اِسی طرح ''سیرت'' کا معنیٰ گذشتہ لوگوں کے اقوال واحوال کو بیان کرنا بھی ہے۔ تاج العروس کی رُو سے، اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃُ کی اصطلاح میں، سیرہ سے مراد طریقہ ہے، البتہ غزوات وغیرہ کی تفصیلات کو الحاقی اور تاویلی معنیٰ میں، اِس میں داخل کیا گیا ہے۔ ❷

چناں چہ اسلامی ادب میں سیرت سے مراد حضورِ اکرم ﷺ کے اخلاق وکردار اور شمائل وخصائل کے ساتھ ساتھ، ولادت سے وصال تک کے تمام واقعات شامل

---

❶ ۔۔محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الانصاری الرویفعی الافریقی (المتوفی: ۷۱۱ھ)، لسان العرب، دار صادر - بیروت، الطبعة: الثالثة - ۱۴۱۴ھ، الجزء ۴، ص: ۳۸۹

❷ ۔۔محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني، أبو الفيض، الملقّب بمرتضى، الزَّبيدي (المتوفى: ۱۲۰۵ھ) تاج العروس من جواهر القاموس، المحقق: مجموعة من المحققين، دار الهداية، الجزء ۱۲، ص: ۱۱۷، ۱۲۱

ہیں۔ یہاں تک کہ آپ سے نسبت رکھنے والے رشتوں اور جان دار و بے جان اشیاء کا تذکرہ بھی اِس میں شامل ہے۔

سِیَر ومغازی کے علم کا آغاز عہدِ صحابہ ہی میں ہو چکا تھا، تاہم اِس موضوع پر باقاعدہ تالیفات کا آغاز عہدِ تابعین میں ہوا۔ اِس فن کے اوّلین مؤلفین مدینہ طیبہ میں تھے۔ مدینہ طیبہ، علم مغازی کے لیے مشہور تھا۔ دیگر شہروں سے تعلق رکھنے والے اساتذہ ومشائخ اپنے شاگردوں کو فنِ سیرت پر دسترس حاصل کرنے کے لیے مدینہ طیبہ کے سفر کا مشورہ دیا کرتے تھے۔ مدینہ طیبہ ہی میں تین ہم عصر علمائے تابعین نے، ایک ہی عہد میں، مغازی کے عنوان سے اپنی اپنی کتابیں تالیف کیں۔ اِن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

① حضرت عُروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ (م: ۹۴ھ)

② حضرت اَبان رحمۃ اللہ علیہ بن سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (م: ۱۰۵ھ)

③ حضرت محمد بن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۲۴ھ)

حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ، حواریٔ رسول ﷺ اور عشرہ مبشرہ میں شامل صحابی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ اُن کے اساتذہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مغازی کے عالم اور معلم تھے اور اس کی تعلیم کے لیے مجلس درس کا انعقاد کرتے تھے۔ ابن ندیم (م: ۴۳۸ھ) نے ابوحسّان حسن بن عثمان زیادی (م: ۲۴۳ھ) کی تصانیف میں عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب المغازی کا نام لکھا ہے۔ ❶

ابوحسان، واقدی (م: ۲۰۷ھ) کے کبار تلامذہ میں سے تھے۔ انھوں نے عُروہ

❶ ۔۔محمد بن إسحاق بن محمد الوراق، أبو الفرج، المعروف بابن النديم البغدادي المعتزلي الشيعي (المتوفى: ۴۳۸ھ)، الفهرست، المحقق: رضا-تجدد، الجزء الاول، ص: ۱۲۳

نوٹ: مکتبۃ الشاملۃ کے بعض نسخوں میں جسے "معانی عروہ بن زبیر" لکھا گیا ہے وہ کتاب دراصل "مغازی عروہ بن زبیر" ہے۔

بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں اضافہ کر کے مستقل کتاب مدون کر لی تھی۔

حضرت اَبان رحمۃ اللہ علیہ، خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان (ذوالنورین) رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ اُن کا شمار مدینہ طیبہ کے اہل فتویٰ فقہاء میں ہوتا تھا۔ انھوں نے اپنے والدِ محترم کے علاوہ حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ان کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں سیرت نگاری کے حوالے سے محمد بن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ اور مغیرہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ زیادہ معروف ہیں۔ اُن کی کتاب المغازی کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے۔ معروف سیرت نگار محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (۸۵۔۱۵۱ھ) بھی اِن کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ❶

محمد بن شہاب زُہری بھی علمائے تابعین میں سِیَر ومغازی کے امام تھے اور اِس میں شارِخ علم کو دنیا اور آخرت کا علم قرار دیتے تھے۔ اُن کے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے اپنے چچا زُہری کو کہتے ہوے سُنا: ”فِيْ عِلْمِ الْمَغَازِيْ عِلْمُ الْآخِرَةِ وَالدُّنْيَا“ (علم مغازی میں دنیا وآخرت کا علم ہے) وہ بھی محمد ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ ❷

مذکورہ بالا تینوں اکابرین کی تالیفات اپنی اصلی شکل میں مفقود ہو چکی ہیں۔ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب، واقعہ حَرّہ (۶۳ھ) میں' نذرِ آتش ہوگئی تھی۔ اَبان بن عثمان کی کتاب' اُموی خلیفہ سے سیاسی اختلاف کی بناء پر ضائع کر دی گئی تھی۔ کتبِ مغازی میں ان کی چند روایات منقول ہیں۔ البتہ تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ

---

❶ ۔۔عبدالملك بن هشام بن أيوب الحميري المعافري، أبو محمد، جمال الدين (المتوفى: ۲۱۳ھ)، السيرة النبوية لابن هشام، تحقيق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ الشلبي، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة: الثانية، ۱۳۷۵ھ-۱۹۵۵م، المجلد الاول، ص:۵

❷ ۔۔إسماعيل بن عمر بن كثير، أبو الفداء، الملقب بابن كثير، القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: ۷۷۴ھ)، البداية والنهاية، دار الفكر، ۱۴۰۷ھ، الجزء ۳، ص: ۲۴۲

اُن کی روایات، اُن کا نام لیے بغیر بیان کی گئی ہیں۔ جہاں تک محمد بن شہاب زُھری کی کتاب کا تعلق ہے، اس کا اکثر و بیشتر حصہ' اُن کے شاگردوں نے اپنی تالیفات میں شامل کیا ہے۔ خصوصاً موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ (م: ۱۴۱ھ)، محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اور معمر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ (۹۵۔ ۱۵۳ھ) نے اپنے استاد کی روایات کو محفوظ کیا ہے۔ دیگر علماے سیر و مغازی کی کتب میں بھی زُھری کی روایات' کثرت سے منقول ہیں۔ معمر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ کی روایات، المصنف عبدالرزاق کی کتاب المغازی میں اتنی زیادہ تعداد میں ہیں کہ وہ ابن شہاب ہی کی کتاب المغازی معلوم ہوتی ہے۔

فن سیر و مغازی پر یہی تالیفات محمد بن اسحاق کی کتاب المغازی کی بنیاد قرار پائیں، جس سے پہلے تالیفات کا ایک پورا سلسلہ موجود ہے۔ ابتدائی صدیوں تک کتبِ احادیث میں اَلْجِهَادُ وَالسِّيَرُ کے عنوان کے تحت، حضور اکرم ﷺ غزوات اور جہاد ہی کے احکام تحریر کیے جاتے رہے، تاہم مغازی کی کتابوں میں حیاتِ طیبہ کے مختلف واقعات اور معمولات بھی شامل کیے جاتے رہے۔ تیسری صدی ہجری تک حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے ذکرِ جمیل کے بیان کے لیے سیرت کی اصطلاح، مغازی کی اصطلاح پر غالب آ گئی، تاہم مغازی کا لفظ بھی رائج رہا۔

ابنِ سعد (۱۶۸۔ ۲۳۰ھ) کی الطبقات الکبریٰ میں، اُس کے استاد واقدی نے اِس لفظ کو اِسی مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ [1] خود ابنِ سعد نے بھی هٰؤُلَاءِ أَعْلَمُ بِالسِّيْرَةِ وَالْمَغَازِيْ مِنْ غَيْرِهِمْ کے الفاظ سے یہی مفہوم مراد لیا ہے۔ [2]

[1] ۔۔محمد بن سعد بن منیع، أبو محمد، الھاشمی بالولاء، البصری، البغدادی، المعروف بابن سعد (المتوفی: ۲۳۰ھ)، الطبقات الکبری، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ - بیروت، الطبعۃ: الاولی، ۱۴۱۰ھ - ۱۹۹۰م، المجلد الاول، ص: ۱۷

[2] ۔۔ایضاً، خلاد بن قیس، الجزء ۳، ص: ۴۷۰

تیسری صدی ہجری میں تالیف کی گئی سیرۃُ ابنِ ہشام، فنِ سیرت پر ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ علامہ عبدالملک ابنِ ہشام (م ۲۱۳ھ) کی تصنیف ہے۔ اُنھوں نے علامہ ابنِ اسحاق کی کتابُ المغازی ہی کو بنیاد بنایا اور اُس میں مفید اضافے کرنے کے بعد اپنی کتاب کو سیرت کی کتاب قرار دیا۔ وہ مقدمۂ کتاب کے آغاز ہی میں لکھتے ہیں: ''فَهٰذَا كِتَابُ "سِيْرَةُ رَسُوْلِ اللهِ" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ❶ اُس دور کی دیگر کتبِ سیرت میں، سیرت ابنِ عائذ، سیرت اُموی وغیرہ شامل ہیں۔ بعد کے ادوار میں اِس موضوع میں مزید وسعت پیدا ہوگئی اور امام قسطلانی (۸۵۱۔ ۹۶۳ھ) کی اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَّه اور امام محمد بن یوسف صالحی شامی (م: ۹۴۲ھ) کی سبلُ الهُدٰى والرَّشاد جیسی کتابیں ضبطِ تحریر میں آئیں، جن میں آپ ﷺ کی تمام حیاتِ طیبہ کا اِحاطہ کیا گیا تھا۔ اردو زبان میں سیرتِ نبوی ﷺ کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب کے مآخذ قرآن و حدیث کے علاوہ وہ عربی کتب ہی ہیں، جو مغازی، سیرت، شمائل اور تاریخ وغیرہ کے موضوعات پر لکھی گئی ہیں۔

عالمِ ارواح میں جب بزمِ میثاق سجائی گئی اور اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا نغمہ چھیڑا گیا، تو ہر روح نے بَلٰی کے اقرار سے اپنی عبدیت کا اعتراف کیا۔ بعد ازاں روحیں ایک دوسرے سے متعارف ہوئیں۔ بعض روحوں نے ایک دوسرے کو گہری محبت سے دیکھا۔ یہ محبت، عالمِ دنیا میں اُن کی قربت پر منتج ہوئی۔ موضوعِ سیرت پر کام کرنے والے اہلِ دل نے اُسی بزمِ میثاق میں، آقائے دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں سرِ نیاز خم

❶ ۔۔(ترجمہ) یہ کتاب سیرتِ رسول اللہ ﷺ کے موضوع پر ہے۔

السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، المجلد الاول، ص: ۳



بنتِ عبدالمطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اُنھیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

کیا اور دین و دنیا کی سرخ رُوئی حاصل کی۔ سیرتِ طیبہ کے کسی پہلو پر قلم فرسائی کے لیے، والہانہ محبت وہ لازمی عنصر ہے، جو اُس بارگاہ کا ادب سکھاتی ہے۔

میر تقی میر کے بہ قول:

دور بیٹھا غبارِ میر اُس سے
عشق بن یہ ادب نہیں آتا ❶

ماضی قریب میں، جن اردو کتبِ سیرت کو زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے، اُن میں علامہ پروفیسر نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۸۸۔۱۹۴۸ء) کی سیرتِ رسولِ عربی ﷺ، جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸۔۱۹۹۸ء) کی ضیاء النبی ﷺ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری (۱۹۵۱ء) کی سیرۃُ الرسول ﷺ شامل ہیں۔ اِن کی مقبولیت کا سبب یہ ہے کہ یہ کتابیں محبت میں ڈوب کر لکھی گئی ہیں۔ درحقیقت سیرتِ طیبہ کا سفر، ایک روحانی سفر ہے، جسے جسمانی طور پر طے نہیں کیا جا سکتا۔

حنیف اسعدی مرحوم نے کیا خوب کہا تھا:

آپ کی ذات ہے وہ دائرۂ وصف و کمال
جو تصور میں سمائے، نہ گماں میں آئے
اتنا آساں تو نہیں آپ کی سیرت کا شعور
روح کی راہ سے گذرے، تو بیاں میں آئے ❷

مفتی محمد زمان سعیدی، محبت رسول ﷺ کی خوش بُو سے مہکے ہوئے نوجوان ہیں۔ اُنھوں نے تحقیق و تالیف کے لیے اُس راستے کا انتخاب کیا ہے، جس کے ایک

---

❶۔۔ میر تقی میر، کلیاتِ میر، منشی نولکشور لکھنؤ، ۱۹۴۱ء، دیوان اول، ص: ۳۱

❷۔۔ حنیف اسعدی، ذکر خیر الانام، مکتبہ ارباب قلم، ۲۰۷ گھڑیالی بلڈنگ صدر کراچی، اول، ۱۹۸۴ء، ص: ۵۵

طرف دنیاوی عزتوں کے گلاب مہکے ہوئے ہیں اور دوسری جانب اُخروی کامیابیوں کے فانوس جگمگا رہے ہیں۔ جب آدمی اپنے پسندیدہ موضوع پر تحقیق کرتا ہے، تو اُس کا دل اور دماغ دونوں یک سُو ہو جاتے ہیں۔ وہ دادِ تحقیق بھی لٹاتا ہے اور محبت کے تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔

زیرِ نظر کتاب جس موضوع پر لکھی گئی ہے، اردو کتبِ سیرت میں اِس نادر موضوع پر مواد دست یاب نہیں ہے۔ یہ کتاب عربی مآخذ سے ملنے والی معلومات پر مشتمل ہے، جسے بڑی محنت سے تالیف کیا گیا ہے۔ جہاں، متعلقہ مواد کی جمع آوری اور ترتیب، جاں فشانی کا تقاضا کرتی ہے؛ وہاں عربی متون، علی الخصوص شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے، ایسے غیر مانوس الفاظ سے بھی واسطہ پڑتا ہے، جن کی تحقیق کے لیے لغات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ لغات بینی بذاتِ خود ایک فن ہے۔ پھر تمام عبارات ومضامین کا، رواں اور سلیس زبان میں ترجمہ کرنا بھی بڑی مہارت کا کام ہے۔ یہ تمام مراحل توفیقِ خداوندی اور جہدِ مسلسل کے بغیر طے نہیں ہوتے۔ کتاب ہٰذا میں تحقیق وترجمہ کے معیار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تمام معلومات مصدّقہ اور عبارات کا ترجمہ متن سے قریب تر ہے۔ اِس پر مستزاد یہ کہ تعظیم وادب کا دامن کہیں بھی ہاتھ سے نہیں چھُوٹا۔ ادب، رموزِ محبت سے واقفیت کی دلیل اور توفیقات میں اضافے کی کلید ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں:

از خدا جوئیم توفیقِ ادب بے ادب محروم گشت از فضلِ ربّ
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد ①

① ۔۔ رومی، جلال الدین محمد مولوی، مثنوی معنوی، گنجور ڈاٹ نیٹ، دفتر اول، بخش ۴، از خداوند ولی التوفیق در خواستن توفیق رعایت ادب۔۔۔



بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اُنھیں اعلیٰ ملا
آپ چھوٹی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا
سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں
سرورِ کون ومکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

"ہم خدا سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں، کیوں کہ بے ادب،
فضلِ رب سے محروم ہوا۔ بے ادب نے صرف اپنے ہی لیے برا
نہیں کیا، بلکہ اُس نے تمام دنیا میں آگ لگا دی ہے۔"

ہمارا معاشرہ اہلِ علم کی پذیرائی سے پہلو تہی کرنے کا عادی ہے۔ یہاں بے مقصد سرگرمیوں اور بے فائدہ تقریبوں پر روپیہ خرچ کرنے کو باعثِ فخر گردانا جاتا ہے۔ اگر ہمارے صاحبانِ ثروت، ذوقِ تحقیق رکھنے والے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو وسائل مہیا کریں اور علم و ادب کی آبیاری کا فریضہ سرانجام دیں، تو چند برسوں میں ایک نمایاں فکری تبدیلی رُونما ہو سکتی ہے۔ یہ کام نجی سطح پر ہی ہو سکتا ہے۔ حکومتی سطح پر، جب بھی کوئی تحقیقی ادارہ قائم کیا جاتا ہے، اُس پر بے ذوق اور سیاسی اثر و رسوخ رکھنے والے لوگ قبضہ جما لیتے ہیں، جس سے نہ صرف مطلوبہ اہداف تشنۂ تکمیل رہتے ہیں، بلکہ پورا ادارہ ہی چند برسوں میں برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔

آخر میں، میں مدینہ فاؤنڈیشن کے تمام اراکین کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، جو علمی اور دینی مشاغل میں دل چسپی رکھتے ہیں۔ میں خود اِس ادرے کے تعلیمی، ترقیاتی اور فلاحی منصوبوں کا مستقل حصہ ہوں۔ اللہ کرے میری متاعِ اخلاص اِس ادارے کے لیے اِفادیت کا باعث ہو۔

محمد نوید ازہر

۳۱۔مئی ۲۰۲۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہمارے پیارے آقا ومولیٰ، حضور خاتم النبیین ﷺ کے دادا جان، سردارِ بطحا، جناب سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے پانچ شادیاں کیں، جن سے دس بیٹے اور چھ بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ازواج اور ان کی اولاد کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

### ① سَمْرَاء بِنْت جُنْدُب بن جُحَيْر بن رِئَاب بن حَبِيب

آپ پہلی زوجہ ہیں اور قبیلہ ہوازن سے تعلق رکھتی تھیں۔ کچھ تذکرہ نگاروں نے ان کا نام ''صفیہ بنت جندب'' بھی نقل کیا ہے۔ اِن سے ایک بیٹے 'حارث' پیدا ہوئے، اِنھیں کے نام سے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی کنیت 'ابوالحارث' مشہور ہے۔ کچھ کتب میں ہے کہ ان کی ایک بہن 'اَروی' بھی تھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

### ② فَاطِمَة بِنْت عَمْرو بن عَائِذ بن عِمْرَان بن مَخْزُوم

آپ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی دادی جان ہیں، خاندانی تعلق قریش کے مشہور قبیلہ 'بنو مخزوم' سے تھا۔ اِن کی والدہ ''صخرہ بنت عبدہ'' تھیں۔ آپ کے بطن سے تین بیٹے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (والدِ صحابیہ حضرت اُمِ حکیم رضی اللہ عنہا) جناب سیدنا ابوطالب (والد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) سیدنا عبداللہ علیہ السلام (والدِ رسول کریم ﷺ) اور پانچ بیٹیاں اَروی رضی اللہ عنہا، عاتِکہ رضی اللہ عنہا، اُمّ حکیم (بَیضاء)، اُمَیمہ اور بَرّہ کی ولادت ہوئی۔

### ③ نُتَيْلَه بِنْت جَنَاب بن كُلَيْب بن مَالِك بن عَمْرو

اِس زوجہ سے دو بیٹے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور ضرار پیدا ہوئے۔ تذکرہ نگاروں نے لکھا کہ خواتین میں سب سے پہلے انہی خاتون نے کعبہ معظّمہ پر غلاف چڑھانے کی نذر مانی اور ریشم سے غلافِ کعبہ تیار کیا اور کعبہ مقدسہ پر چڑھایا۔

④ هَالَه بِنْت اُهَيب (وُهَيب) بن عَبْدِ مَنَاف بن زُهْرَه بن كِلَاب

یہ زوجہ، سید الشہدا اسید نا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا، مقوم (انھیں عبد الکعبہ بھی کہا جاتا ہے) اور حجل (جن کا نام 'مغیرہ' ہے) کی والدہ ہیں۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدۂ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی چچا زاد بہن تھیں۔

⑤ لُبْنَی بِنْت هَاجِر بن عَبْدِ مَنَاف بن ضَاطِر بن حُبْشِيَّه

یہ ابولہب (عبد العزی) کی ماں ہیں، اِن کا تعلق قبیلہ خزاعہ سے تھا۔ [1]

ان اوراق میں چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھیوں کے احوال و اعزازات اور خدماتِ دینیہ کا تذکرہ مقصود ہے، اِس لیے تفصیلاً تمام کے احوال زیبِ قرطاس کیے جاتے ہیں، لیکن یاد رہے کہ اکابرین امت کی آراء اِن ہستیوں کے ایمان کے متعلق مختلف ہیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے اسلام پر سب کا اتفاق ہے۔ اِس لیے سب سے پہلے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی پُرنور سیرت کے دِل آویز اور ایمان اَفروز تذکرہ کو تفصیلاً پیش کیا جاتا ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھیاں عظمت میں ہیں وریٰ
نسبت سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوا اُن پہ خوش خدا
اِس خاندانِ نور کی نسبت ملی انھیں
جس میں فروزاں نورِ نبوت سدا رہا
لاکھوں سلام اُن پہ ہوں ساجدؔ غریب کے
جن کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کرتے رہے دعا

---

[1] ـــ السيرة النبوية لابن هشام، جمال الدين أبو محمد عبد الملك بن هشام الحميري المتوفى 213ھ أَوْلَادُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ، جلد اوّل صفحه 108، 109 مطبوعه مطبعة مصطفى البابي مصر

☆ ـــ الروض الأنف في شرح السيرة النبوية، أبو القاسم عبد الرحمن السهيلي المتوفى: 581ھ أَوْلَادُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ، جلد اوّل صفحه 267 مطبوعه دار إحياء التراث العربي، بيروت

## ① سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

جنھیں خاندانی سیادت اور عظمتِ اسلام کے ساتھ شرف وکمال کی عظیم نسبتیں بھی حاصل تھیں۔ آپ خاندانِ ہاشم کی چشم و چراغ، سردارِ قریش سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، شہیدوں کے سردار، روحانی گورنرِ مدینہ منورہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیر محترمہ، اُم المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے برادر عوام بن خویلد کی زوجہ محترمہ اور عشرہ مبشرہ صحابی، حواریٔ رسول سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ [1]

## ولادتِ باسعادت

کتبِ تاریخ وسیرت میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی تاریخ ولادت کے حوالے سے کوئی مستند قول نہیں ملتا۔ البتہ آپ اپنے برادرِ گرامی سے دو سال چھوٹی تھیں۔ قرین قیاس یہی ہے۔ آپ رسول کریم ﷺ کی ہم سن تھیں، حضور اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارک سے کچھ پہلے یا بعد میں آپ کی ولادت ہوئی۔

## لقب

آپ رشتے میں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی جان تھیں، رسول اللہ ﷺ کے والدِ گرامی سیدنا عبد اللہ علیہ السلام اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا باپ شریک بہن بھائی تھے۔ اِس لیے آپ ''عَمَّۃُ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ'' کے لقب سے معروف تھیں۔

---

[1] ـــ سیر أعلام النبلاء، شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد الذھبي المتوفی 748ھ الطبقۃ الاولی الصحابۃ، جلد 2 صفحہ 267 مطبوعہ دار إحیاء التراث العربي، بیروت

## آپ رضی اللہ عنہا کے والدِ مکرم

اسم گرامی 'شیبہ' ہے۔ کنیت 'ابوحارث' اور 'ابوبطحاء' ہے۔ بعض تذکرہ نگاروں کے نزدیک آپ کو ''شَيْبَةُ الْحَمْدِ'' کہا جاتا ہے (حمد کی نسبت اِس وجہ سے کی گئی کہ خوبیوں کے سبب لوگ آپ کی تعریف کیا کریں)۔ لیکن آپ ''عبدالمطلب'' کے اسم گرامی سے مشہور ہوئے۔

آپ نہایت نیک نفس اور جُود و کرم کے پیکر تھے، آپ کے خدوخال سے خیر و برکت کے آثار نمایاں تھے اور ''نورِ محمدی ﷺ'' مقدس پیشانی میں چمکتا رہتا تھا۔ آپ مستجابُ الدعوات تھے۔ اہل مکہ پر جب کوئی مصیبت یا قحط پڑ جاتا تو لوگ اِن کو وسیلہ بنا کر دعا مانگتے۔ دعا قبول ہو جاتی۔ آپ رمضان المبارک کے مہینے میں اکثر غارِ حرا میں اعتکاف کیا کرتے اور مسکینوں کو کھانا کھلانا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ آپ کے دسترخوان سے پرندوں اور درندوں کو بھی خوراک مہیا کی جاتی تھی۔ آپ اپنے عہد میں ''مُطْعِمُ طَيْرِ السَّمَاءِ'' (آسمان کے پرندوں کو کھلانے والے) کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ آپ ہمیشہ شراب کو اپنے لیے حرام سمجھتے، حاجیوں کی بہت خدمت کرتے اور اِنھیں دل کھول کر کھلاتے پلاتے تھے۔ آپ ہی نے چاہِ زمزم کو نئے سرے سے کھدوا کر درست کیا اور لوگوں کو آبِ زمزم سے سیراب کیا۔

آپ کعبۃُ اللہ کے خادم و متولی اور اُمورِ حج و زیارت کے نگران و ذمہ دار ہونے کی وجہ سے بڑی ہی جہاں دیدہ اور صاحبِ معرفت شخصیت تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کی رِحلت مبارکہ کے بعد آپ نے اپنے پیارے پوتے کو سینے

سے لگا یا۔ آپ رسول اللہ ﷺ پر نہایت محبت اور شفقت سے تصدق ہونے والے تھے، بوقت آخر اپنے منصبِ ریاست پر جانشینی اور اُمورِ منتظمہ کی ذمہ داری کو نبھانے کے لیے اپنے بڑے بیٹے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی اور رسول کریم ﷺ کی خبر گیری و خدمت گاری کے لیے سیدنا ابوطالب علیہ السلام کو وصیت فرمائی۔ جیسا کہ الطبقات الکبریٰ میں مؤرخ ابن سعد المتوفی 230ھ فرماتے ہیں:

''فَلَمَّا حَضَرَتْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَبَا طَالِبٍ بِحِفْظِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَحِيَاطَتِهٖ'' ❶

پیارے آقا رسول اللہ ﷺ کی ظاہری عمر مبارک جب آٹھ سال کی ہوئی تو جنابِ عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اِس دارِ فانی سے دارِ بقا کا سفر فرمایا۔ آپ نے 82، 85 یا 110 سال عمر پائی۔ مقام حجون (معروف جنت المعلیٰ) میں اپنے جد اعلیٰ جناب قصی کے مزارِ اقدس کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ ❷

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والدِ گرامی کے اوصاف و خصائل پر ایک خوبصورت قصیدہ اپنی اشک بار آنکھوں سے انھیں سنایا جب ان کی زندگی کے آخری ایام تھے۔

---

❶ ---الطبقات الكبرى, أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى: 230ھ
ذِكْرُ ضَمِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ, الجزء الاول صفحه 95 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

☆---تاريخ دمشق, أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر المتوفى: 571ھ
باب ذكر مولد النبي ﷺ ومعرفة من كفله, الجزء الثالث صفحه 85 مطبوعه دار الفكر بيروت

❷ ---أنساب الأشراف، احمد بن يحيى البلاذرى المتوفى 279ھ
عبد المطلب نسب بني هاشم بن عبد مناف، جلد اوّل صفحه 64 مطبوعه دار الفكر بيروت

☆---السيرة الحلبية، أبو الفرج علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي المتوفى: 1044ھ
باب نسبه الشريف ﷺ، جلد اوّل صفحه 12 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت

أَرِقْتُ لِصَوْتِ نَائِحَةٍ بِلَيْلٍ
عَلٰى رَجُلٍ بِقَارِعَةِ الصَّعِيْدِ

رات ایک رونے والی کی آواز نے میری نیند اُڑا دی، جو ایک بالکل راستے پر کھڑے ہوئے شخص پر رو رہی تھی

فَفَاضَتْ عِنْدَ ذٰلِكُمْ دُمُوْعِيْ
عَلٰى خَدِّيْ كَمُنْحَدِرِ الْفَرِيْدِ

بس بہنے لگے اُس وقت میرے آنسو، میرے رخسار پر ڈھلکنے والے موتی کی طرح

عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْمٍ غَيْرِ وَغْلٍ
لَهُ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ عَلَى الْعَبِيْدِ

اُس باوقار شخص پر جو جھوٹے نسب کا کبھی دعوے دار نہ تھا، جس کو بندگانِ خدا پر نمایاں فضیلت حاصل تھی

عَلَى الْفَيَّاضِ شَيْبَةَ ذِي الْمَعَالِيْ
أَبِيْكِ الْخَيْرِ وَارِثِ كُلِّ جُوْدِ

شیبہ، جو بڑے فیاض اور بلند رتبے والے تھے، اپنے والدِ گرامی پر جو ہر قسم کی سخاوتوں والے تھے

طَوِيْلِ الْبَاعِ أَرْوَعَ شَيْظَمِيٍّ
مُطَاعٍ فِيْ عَشِيْرَتِهٖ حَمِيْدِ

جو بہت ہی کشادہ دست، بے پناہ حسن و شجاعت والے اور شان و کمال گھرانے کے لائق تعریف سردار تھے

رَفِيْعِ الْبَيْتِ أَبْلَجَ ذِيْ فُضُوْلٍ
وَ غَيْثِ النَّاسِ فِي الزَّمَنِ الْحَرُوْدِ

جو بلند خاندان، روشن چہرے (اور) فضیلتوں والے، جو قحط سالی کے دِنوں میں لوگوں کے فریادرس تھے

عَظِيمِ الْحِلْمِ مِنْ نَفَرٍ كِرَامٍ
خَضَارِمَةٍ مَلَاوِثَةٍ الْأُسُودِ

بڑے حلم والے، اعلیٰ شان والوں میں سے ایک فرد، دوسروں کے بار اُٹھانے والے، شیر دل سردار

فَلَوْ خَلَدَ امْرُؤٌ لِقَدِيمِ مَجْدٍ
وَلٰكِنْ لَا سَبِيلَ إِلَى الْخُلُودِ

اگر کوئی شخص اپنی دیرینہ عزت وشان کے سبب ہمیشہ رہ سکتا، لیکن اِس دنیا میں ہمیشہ رہنے کا کوئی راستہ ہی نہیں

لَكَانَ مُخَلَّدًا أُخْرَى اللَّيَالِي
لِفَضْلِ الْمَجْدِ وَالْحَسَبِ التَّلِيدِ ❶

توضرور وہ زمانے کی انتہا تک رہتے، اپنی فضیلت وشان اور خاندانی وقار کے سبب

## آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ

هَالَه بِنْت اُهَيْب (وُهَيْب) بن عَبْدِ مَنَاف بن زُهْرَه بن كِلَاب

آپ والدۂ مصطفیٰ کریم ﷺ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی چچازاد بہن تھی۔ اِس اعتبار سے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے خالہ زاد بھائی، بہن ہوئے۔

امام عبدالرحمن سُہیلی المتوفی 581ھ فرماتے ہیں:

''يُلَقَّبُ بِالْغَيْدَاقِ لِكَثْرَةِ خَيْرِهِ، وَسَعَةِ مَالِهِ'' ❷

آپ اپنے عہد میں نیکیوں کے کاموں کی کثرت اور مال وثروت میں وسعت کے

❶ ۔۔۔السيرة النبوية لابن هشام، جمال الدين أبو محمد عبد الملك بن هشام الحميري المتوفى 213ھ وفاۃُ عَبْدِ الْمُطَّلِب، جلد اول صفحہ 169 مطبوعہ مطبعة مصطفى البابى مصر

❷ ۔۔۔الروض الأنف في شرح السيرة النبوية، أبو القاسم عبد الرحمن السهيلي المتوفى: 581ھ أَوْلَادُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِم، جلد اول صفحہ 430 مطبوعہ دار إحياء التراث العربي، بيروت

باعث ''غَیدَاق'' کے لقب سے مشہور تھیں۔ اِن کا خاندانی تعلق قبیلہ بنوزُہرہ سے تھا۔

ہالہ بنت اُہیب کے چچا اور والدۂ مصطفیٰ ﷺ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے والدِ گرامی جناب وہب بن عبد مناف جو اپنے قبیلہ کے سردار وقائد اور اپنے شرف ونسب کی وجہ سے ایک معزز شخصیت تھے، سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گہرے دوست تھے۔ اکثر و بیشتر شریکِ سفر ہوتے تھے، ایک بار دونوں یمن کے تجارتی سفر میں ایک ساتھ تھے کہ ایک یمنی دوست کے گھر مہمان ہوئے، وہاں ایک یہودی عالم سے ملاقات ہوئی جو قِیافہ شناس (فزیانومسٹ/Physiognomist) تھا اور کہانت (فال گوئی اور علم نجوم) کا بھی ماہر تھا۔ اُس دور میں عرب کے قیافہ شناس آدمی کے ناک کے دونوں نتھنوں (Nostrils) کو دیکھ کر بہت کچھ معلوم کر لیتے تھے۔ اُس یمنی یہودی نے عبدالمطلب سے اُن کے نتھنوں کو دیکھنے کی اجازت لی اور دیکھنے کے بعد بتایا کہ آپ کی اولاد میں نبوت اور بادشاہت کے آثار ونشانات دکھائی دیتے ہیں اور اپنے علم سے انھیں یہ بھی بتایا کہ آپ کے خاندان اور بنوزہرہ کے خانوادے کے باہم رشتہ ازدواج سے یہ بات یقینی ہوجاتی ہے، تو آپ نے اپنے دوست وہب کی دخترِ نیک اختر سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا سے اپنے فرزند سیدنا عبداللہ علیہ السلام کا نکاح کیا اور اُسی مجلس میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی چچازاد بہن حضرت ہالہ بنت وہیب کا رشتہ اپنے لیے مانگ لیا۔ حضرت ہالہ کے گھر میں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی گودِ مبارک کو سیدنا امام الانبیا ﷺ نے رونق بخشی۔ (1)

---

(1) ۔۔۔ شرف المصطفى، أبو سعد عبد الملك بن محمد النيسابوري الخركوشي المتوفى 407ھ في قصة زواج عبد الله بن عبد المطّلب، جلد اوّل صفحہ 347 مطبوعہ دار البشائر الإسلامية مكة

☆ ۔۔۔ سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى 942ھ الباب الأول في سبب تزويج عبد المطلب، جلد اوّل صفحہ 325 مطبوعہ دار الكتب العلميه بيروت

## خاندانی عزوشرف

اللہ تعالیٰ نے عمۃ الرسول سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے خاندان کو عزوشرف اور عظمت و کرامت کی عظیم تر سر بلندیاں عطا فرمائیں۔ایک طرف آپ کا ددھیال خاندان بنو ہاشم سے ہے جو رسول اللہ ﷺ کا خاندان ہے اور اِس کی شہرت و عظمت چہار دانگِ عالم میں بلند و بالا ہے۔آپ کے ننھیال کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے ہے جسے اسلام کی آمد سے پہلے اور اسلام کی آمد کے بعد قریش کے قبائل میں نمایاں مقام حاصل تھا۔اِس قبیلے کے لوگ اپنی شرافت اور لائق اعتماد ہونے کے سبب حسب و نسب کے پاکیزہ فطرت افراد شمار ہوتے تھے۔

سید الشہداء،امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ کی ہمشیرہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت میں اپنے وقت کی عظیم شخصیات کا تعلق بھی اِسی قبیلے سے تھا،جیسے اسلام کے عظیم سپہ سالار فاتح شام،تمام غزوات میں اپنی جواں مردی کے جوہر دکھانے والے،میدانِ اُحد میں جنھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو: ''فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ'' تم پر میرے ماں باپ قربان! قادسیہ،عراق،مدائن اور ملکِ فارس کے دیگر شہروں کو فتح کرنے والے،شہر کوفہ کی بنیا درکھنے والے،حق کی سربلندی کے لیے دریائے دجلہ میں گھوڑے اتارنے والے،عشرہ مبشرہ میں شامل صحابی،سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی خاندانِ بنوزُہرہ سے ہے،بلکہ آپ کے والد ُمالک' جن کی کنیت ُابی وقاص' تھی والدہ مصطفیٰ ﷺ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے چچازاد بھائی تھے۔

اس طرح آپ،رسول اللہ ﷺ،سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ماموں زاد بھائی ہوئے۔رسول اللہ ﷺ ان کی اِس پیاری نسبت کو اکثر سراہا کرتے تھے اور از راہِ محبت و شفقت اپنے ننھیالی رشتے کی وجہ سے انھیں اپنا ماموں کہا کرتے،ایک

مرتبہ آپ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں دیکھ کر ارشاد فرمایا: "هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ"[1]

یہ میرے ماموں ہیں اگر کسی کا ایسا ماموں ہو تو دکھائے۔

اِسی قبیلے بنوزُہرہ کی ایک اور عظیم شخصیت، تیرہویں نمبر پر اسلام قبول کرنے والے، جماعتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں امیر ترین ہستی ہو کر بھی منکسر مزاج کے مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنھیں "أَمِيْنٌ فِي السَّمَاءِ أَمِيْنٌ فِي الْأَرْضِ" (زمین وآسمان میں امانت دار) کا لقب عطا فرمایا، عشرہ مبشرہ میں شامل صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جن کی والدہ سیدہ شفاء رضی اللہ عنہا کائناتِ عالم کی وہ خوش نصیب خاتون ہیں جنھیں رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس کائنات میں تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے جسمِ اطہر کو چھونے کا شرف حاصل ہوا۔ جو بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے اور اپنے قوتِ بازو کے جوہر دکھائے۔ جنھیں جنت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفیق بنایا جائے گا۔ وہ ہستی جنھوں نے بیشتر مواقع پر خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، شہزادگانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام اور اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے حقیقی خدمت گار ہونے کا حق ادا کر دیا۔ جب بھی خاندانِ اہل بیت بالخصوص اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو فریضۂ حج کے لیے یا کہیں اور جانا ہوتا، تو آپ ایک وفا شعار اور جاں نثار سپاہی کی طرح ساتھ ساتھ رہتے۔

اور اس سے بڑھ کر وہ اعزاز جو تبوک سے واپسی پر آپ کے حصے میں آیا، ایک جگہ

[1] ـــ سنن الترمذي، أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذي المتوفى: 279ھ باب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، الرقم الحديث 3752 مطبوعه مطبعة مصطفى مصر

☆ ـــ أسد الغابة في معرفة الصحابة، عز الدين ابن الأثير الشيباني الجزري المتوفى: 630ھ 2038 - سعد بن مالك القرشي رضى الله عنه جلد 2 صفحه 452 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازِ فجر باجماعت ادا فرما رہے تھے۔ایک رکعت مکمل ہوچکی تھی۔جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی کو محسوس کیا، تو پیچھے ہٹنے لگے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے اشارے سے منع فرمادیا۔ سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز جاری رکھی دوسری رکعت مکمل کر کے سلام پھیر دیا اور تاجدارِ کائنات ﷺ نے کھڑے ہوکر اپنی نماز مکمل فرمائی۔ [1]

اِن ذی وقار عشرہ مبشرہ میں شامل اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ ہمیشہ شوقِ شہادت سے سرشار رہنے والے صحابی سیدنا مِسوَر بن مخرمہ رضی اللہ عنہ، کاتبِ رسول سیدنا عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اور پہلی صدی ہجری کے جلیل القدر فقیہ ومحدث حضرت ابوبکر محمد بن مسلم بن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اِسی قبیلے بنوزُہرہ سے ہے۔

## اوصاف وکمالات

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزہ زندگی اعلیٰ اوصاف وکمالات اور بے شمار اخلاقی خوبیوں کی جامع ہے۔آپ بہترین بیٹی، خوش بخت ہمشیرہ، باوفا زوجہ اور باوقار ماں، الغرض ہر رشتے کے جذبات کا پاس ولحاظ رکھنے والی کامل واکمل ہستی ہیں۔آپ عظیم مجاہدہ، قادر الکلام شاعرہ، بہترین منتظمہ اور تمام اوصافِ حسنہ سے آراستہ خاتون تھیں۔

بچپن میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اور امام الانبیاء رسولِ مکرم ﷺ نے ایک ہی گھر میں پرورش پائی تھی، سرورِ عالم ﷺ اِن کے پیارے بھتیجے، خالہ زاد بھائی، اور شوہر

---

[1] ---صحيح المسلم، أبو الحسن مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري المتوفى: 261ھ
23- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ، الرقم الحديث 274 مطبوعه دار إحياء التراث العربي بيروت

☆---أسد الغابة في معرفة الصحابة، عز الدين ابن الأثير الشيباني الجزري المتوفى: 630ھ
3370- عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جلد 3 صفحہ 475 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

کے بہنوئی تھے۔ آقا کریم ﷺ اِن کے شہزادے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو ' ابن صفیہ ' کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ آپ جہاں حسب ونسب، قول وفعل اور گفتار وکردار کے لحاظ سے مثالی مقام رکھتی تھیں۔ وہیں اپنے پیارے بھتیجے سرورِ کائنات ﷺ سے بھی بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ آپ جرأت وہمت اور غیرتِ اسلامی کی تصویر تھیں۔ رسول اللہ ﷺ آپ سے بہت پیار فرماتے اور آپ کی رائے کو قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ رشتے میں بزرگ ہونے کے باوجود کبھی بھی نبی کریم ﷺ کے اِحترام میں کمی نہ آنے دی۔ آپ نے ہمیشہ غمِ اسلام، محبتِ مصطفیٰ ﷺ اور اپنے برادرِ گرامی سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی یادوں کو اپنے دِل میں سمائے رکھا۔ آپ نے زندگی بھر جرأت وہمت، صبر وتحمل اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو پیشِ نظر رکھا۔ آپ خاندان ہاشم اور عالم اسلام کی بہترین شاعرہ ہونے کے ساتھ علم الانساب اور تاریخ وسیرت کی بھی ماہر تھیں، آپ کی کہی گئی نعتیں، مرثیے اور قصائد عربی ادب کی روح ہیں۔

## عالم اسلام کی نامور شاعرہ

سیدنا عبد المطلب کے خاندان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ فصاحت وبلاغت اور ادب وشعر میں ان کا مقام بڑا بلند تھا۔ اِس خاندان کا ہر فرد اِس باب میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا، اِن کی خواتین بھی اِس میدان میں بہت آگے تھیں اور جوان بھی۔

کسی قافلے میں ان کا اگر کوئی رکن شامل ہوتا تو زبان وکلام سے پہچان لیا جاتا کہ یہ بنو ہاشم سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں یہ حضرات اخلاق وکردار میں ممتاز تھے، وہاں فصاحت وبلاغت اور افکار وخیالات میں بھی بہت سی خصوصیات کے حامل تھے۔

زبان کی باریکیوں اور فن کی نزاکتوں سے پوری طرح آگاہ تھے، سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی اِس موضوع پر کمال مہارت رکھتی تھیں اور مختلف اصنافِ شعر میں انھیں عبور حاصل تھا۔

آپ پُرجوش لہجے کی مالک تھیں، جب کسی کا مرثیہ کہتیں، تو آنسوؤں کا سمندر بپا ہوجاتا اور جب دشمن کو للکارتیں، تو ایسا لگتا جیسے جرأت و ہمت مجسم ہوکر محوِ کلام ہیں۔ اِن کے قصیدے، مرثیے اور نعتیہ اشعار سیرت و رجال کی کتابوں میں مذکور ہیں اور واضح طور سے بتاتے ہیں کہ اِس سلسلے میں وہ کس درجہ مہارت رکھتی تھیں۔ الدر المنثور میں ہے:

''وَكَانَتْ شَاعِرَةً فَصِيحَةً مُتَقَدِّمَةً عِنْدَ جَمِيعِ الْعَرَبِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالشَّرَفِ، وَالْحَسَبِ وَالنَّسَبِ'' [1]

وہ ایک فصیح شاعرہ تھیں اور تمام عرب کے نزدیک قول، فعل، حسب، نسب اور بزرگی کے لحاظ سے خاص امتیاز کی مالک تھیں۔

گذشتہ صفحات میں آپ کا تحریر کردہ عظیم الشان مرثیہ گزر چکا، جس میں آپ نے اپنے والدِ گرامی کی عظمت و شرافت، جود و سخا اور بزرگی و معدلت پروری کو کس خوبصورت پیرائے میں بیان کیا۔ عربی ادب میں 'حماسیات' ایسی شاعری کے انتخاب کو کہا جاتا ہے جس میں عزم و ہمت، جفاکشی، دفاع، جنگ آزمائی، بلند حوصلگی، بہادری، مستقل مزاجی، سخاوت اور مصائب میں صبر نمایاں ہو۔ یہ تمام اوصاف آپ کے کلام میں بڑی حد تک موجود ہیں۔

جیسے ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

---

[1] ---الدر المنثور في طبقات ربات الخدور، زينب بنت علي العاملي المتوفى: 1332ھ حرف الصاد صفية ابنة عبد المطلب، الجلد الاوّل صفحه 261 مطبوعه المطبعة الكبرى الأميرية، مصر

بنت عبد المطلب ہیں عاشقِ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انھیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایماں تھا انھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

أَلَا مَنْ مُبْلِغٌ عَنِّيْ قُرَيْشًا

فَفِيْمَ الْأَمْرُ فِيْنَا وَالْأَمَارُ

کوئی ہے! جو میری طرف سے قریش کو (یہ پیغام) پہنچادے، کہ تم ہم پر کس بات میں حکومت کرتے ہو

لَنَا السَّلْفُ الْمُقَدَّمُ قَدْ عَلِمْتُمْ

وَلَمْ تُوقَدْ لَنَا بِالْغَدْرِ نَار

ہمارے بزرگ بہت قدیم ہیں تم کو معلوم ہے، ہمارے لیے فریب سے کبھی جنگ کی آگ نہیں جلائی گئی

وَ كُلُّ مَنَاقِبِ الْخَيْرَاتِ فِيْنَا

وَ بَعْضُ الْأَمْرِ مُنْقِصَةٌ وَعَارُ ①

ہم میں تو تمام اوصاف نیکوں کے موجود ہیں، اگرچہ (کچھ لوگوں کو) نقصان اور عار لگتے ہیں

## ازدواجی زندگی

آمدِ اسلام سے قبل آپ کا پہلا نکاح حارث بن حرب بن اُمیہ سے ہوا اور اِن سے ایک بیٹا 'صیفی بن حارث' پیدا ہوئے' حارث کا جب انتقال ہوا تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھائی عوام بن خویلد سے نکاح کیا۔ اِن سے حواریِ رسول، عشرہ مبشرہ صحابی سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب بن عوام رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، طبری اور زرقانی نے ان کے بیٹوں میں 'عبد الکعبہ' کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ تینوں ابھی عالم شباب کو نہ پہنچے تھے کہ ان کے والد کا سایۂ شفقت سر سے اُٹھ گیا، اس

① ---سيرة ابن إسحاق ،محمد بن إسحاق بن يسار المطلبي بالولاء، المدني المتوفى: 151هـ كتاب المغازي، الجلد الاول صفحه 156 مطبوعه دار الفكر بيروت

☆ ---شرح ديوان الحماسة، أبو علي أحمد بن محمد المرزوقي الأصفهاني المتوفى: 421هـ باب المدح صفحه 1255 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

وقت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا جوان تھیں، لیکن اپنے بچوں کی حسن تربیت کے لیے آپ نے بقیہ زندگی دوسرا نکاح نہ کیا۔ حافظ شمس الدین ذہبی المتوفی 748ھ نے لکھا:

''سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا زبیر بن عوام، سیدنا طلحہ بن عبید اللہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ایک ہی سال پیدا ہوئے اور یہ چاروں ہم عمر تھے''۔ ❶

پھر اِن چاروں میں کچھ چیزیں قدرِ مشترک کے طور پر پائی جاتی تھیں:

① چاروں دولتِ ایمان سے مشرف ہوئے۔ ② چاروں نہایت بہادر اور جرأت مند تھے۔ ③ چاروں کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا۔ ④ چاروں نے ہجرت کی اور دین پر ثابت قدمی کے لیے اپنا عزیز وطن چھوڑا۔ ⑤ اِن سب نے اسلام کی زبردست نصرت وحمایت کی اور اِن کے کارہائے زریں سے تاریخ کے اوراق ہمیشہ مزین رہیں گے۔ ⑥ اور اِن سب کا تعلق عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہے۔

## تربیتِ اولاد کا انداز

آپ نے اپنی اولاد بالخصوص سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی تربیت نہایت عمدہ طریق سے کی، آپ اپنے بیٹے کو بہادر ہی نہیں، بلکہ اسلام کی آبرو پر مر مٹنے والا بنانا چاہتی تھیں۔ بچپن سے ان سے سخت کام لیتیں، انھیں جرأت وبہادری، اُمید افزا اور ہمت بڑھانے والے اشعار سناتیں، بھوک پیاس کی ان میں برداشت پیدا کرتیں، خوفناک اور خطرناک مقامات میں داخل کر دیتیں، تاکہ فن سپہ گری میں یکتا بن کر نکلیں اِس لیے آپ وقتاً فوقتاً ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ سے بھی گریز نہ کرتیں۔

---

❶ ۔۔۔سیر أعلام النبلاء، شمس الدین أبو عبد الله محمد بن أحمد الذهبي المتوفى: 748ھ بقية العشرة المبشرين بالجنة جلد 3 صفحہ 33 مطبوعہ دار الحدیث - القاهرة

اِس مخلصانہ تربیت کا یہ اثر ہوا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نوعمری میں بڑے بڑے قوی جوانوں سے مقابلہ کرنے لگے۔ حافظ ابن حجر نے 'الاصابہ' میں لکھا ہے کہ ابھی آپ لڑکپن کی عمر میں تھے کہ ایک قوی جوان سے مقابلہ کیا تو آپ نہ صرف اُس پر غالب آگئے، بلکہ اُس کے ہاتھ پر ایسا زوردار وار کیا کہ اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ اُس شخص کو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس لایا گیا تو آپ نے اُس کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر فرمایا:

كَيْفَ رَأَيْتَ زُبَيْرًا　　أَ أَقِطًا حَسِبْتَهُ أَمْ تَمْرًا
أَمْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا؟ ❶

یہ تو بتاتے جاؤ کہ زبیر کو کیسا پایا؟ کیا اُسے پنیر یا کھجور سمجھ کر کھا گئے یا اُسے چاق وچوبند شکرے کی طرح پایا جو تمہیں کھا گیا؟

ایک دن آپ اپنے شہزادے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر سخت گیری فرمارہی تھیں کہ اُن کے چچا نوفل بن خُویلد اِس حالت کو دیکھ کر بے تاب ہو گئے اور کہنے لگے: بھلا اِن نازک کلیوں کو اس طرح مارا جاتا ہے؟ تم تو اِسے ایسے مارتی ہو، جیسے اِس سے ناراض ہو۔ آپ نے اُن کے جواب میں یہ اشعار پڑھے:

مَنْ قَالَ إِنِّيْ أَبْغَضُهُ فَقَدْ كَذَبْ　　وَ إِنَّمَا أَضْرِبُهُ لِكَيْ يَلَبْ
وَيَهْزِمُ الْجَيْشَ وَ يَأْتِيْ بِالسَّلَبْ　　وَلَا يَكُنْ لِّمَالِهِ خَبأٌ مُّخَبْ
يَأْكُلُ فِي الْبَيْتِ مِنْ تَمْرٍ وَّحَبْ ❷

❶---الطبقات الكبرى ,أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى:230ھ الجزء الثاني جلد3 صفحہ74 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

❷---الإصابة في تمييز الصحابة ,أبو الفضل أحمد بن علي ,ابن حجر العسقلاني المتوفى:852ھ الزاي بعدها الباء , جلد2 صفحہ459 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

جو یہ کہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے سے ناراض ہوں تو وہ جھوٹا ہے۔ میں تو اِسے اِس لیے مار رہی ہوں تا کہ یہ بہادری اور دانائی کا علم بردار بنے اور دشمن کے لشکروں کو اکیلا ہی پچھاڑ کر رکھ دے اور اِن کے مال واسباب کو بطورِ غنیمت چھین لائے۔ اُس کے مال پر نظر رکھنے والوں کو چُھپنے کی کوئی جگہ نہ ملے۔ اور یہ آزادی سے اپنے گھر میں کھاتا رہے۔

اِس سخت جانی پر مبنی تربیت نے آپ کے بیٹوں کو قوی، ہیکل جوان بنا دیا۔ سائب بن عوام رضی اللہ عنہ جو غزوۂ بدر وخندق اور جنگ یمامہ میں نا قابل شکست رہے اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ تو ایسی شخصیت کہ جن کے آگے قوموں کی پیشانیاں جھک جاتیں، ملک کے ملک سرنگوں ہو جاتے اور جن کا نام لینے سے بہادروں کا پِتّہ پانی ہو جاتا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے کو جہاں نوعمری میں بہادری اور جواں مردی کا درس دیا تھا۔ وہیں محبت رسول ﷺ اور دفاع شانِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مر مٹنے کا جذبہ بھی عطا فرمایا یہی وجہ ہے اسلام قبول کرنے کے بعد ایک دِن جب آپ نے شیطان کی پھیلائی ہوئی ایک افواہ سُنی کہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے (معاذ اللہ)۔ آپ نے فوراً تلوار نکالی اور حضور ﷺ کی بارگاہ کی طرف روانہ ہو گئے، جب سرکار ﷺ کو اپنے کاشانۂ اقدس پر بخیریت موجود پایا تو آپ کی جان میں جان آئی اور چہرہ فرطِ بشاشت سے گلنار ہو گیا۔ محب الدین طبری المتوفی 694ھ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جذبۂ سرفروشی سے خوش ہو کر اُنھیں اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تو اُسی وقت حضرت جبرائیل امین علیہ السلام یہ پیغام لے کر حاضرِ خدمت ہوئے، عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ زبیر کو ہماری جانب سے سلامتی کا مژدہ دیجیے اور یہ خوش خبری بھی دے دیجیے کہ آپ ﷺ کی بعثتِ مبارکہ سے لے کر تا قیامت جو بھی راہِ خدا میں جہاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا ثواب مجاہدین کے اَجر و ثواب میں کمی کیے بغیر انھیں بھی عطا فرمائے گا کیوں کہ انھوں نے سب سے پہلے راہِ خدا میں تلوار نکالی ہے۔ ❶

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی اِس جراُت و بہادری اور جواں مردی کے باعث امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک ہزار آدمی کے برابر قرار دیا۔ ❷

## اعلانِ اسلام و ہجرت

جب رحمتِ عالم خاتم المرسلین ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا اور فرمانِ باری تعالیٰ ''وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ'' (سورۃ الشعراء:214) کے تحت لوگوں کو حق کی طرف بلانا شروع کیا تو آپ ﷺ کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے شہزادے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کا اعلان فرمایا۔ یوں ماں اور بیٹے نے السابقون الاولون میں شامل ہونے کا اعزاز پالیا۔

قبولِ اسلام کے بعد دوسرے مسلمانوں کی طرح آپ کے بیٹے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو بھی طرح طرح سے ستایا گیا اور مذہبِ اسلام سے پھر جانے کے لیے ہر ممکن حربہ

---

❶ ---الرياض النضرة في مناقب العشرة، أحمد بن عبد الله محب الدين الطبري المتوفى:694هـ
الباب السادس: الفصل السادس، الجزء4صفحه274مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

❷ ---النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة، جمال الدين يوسف بن تغري الحنفي المتوفى:874هـ
ذكر فتح مصر، الجلد الاول صفحه8مطبوعه وزارة الثقافة والإرشاد القومي دار الكتب مصر

آزمایا گیا، بالخصوص اِن کے چچا نوفل بن خویلد نے ظلم وستم کی حد کردی، لیکن آپ ثابت قدم رہے۔جن پندرہ افراد کو رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا اُن میں آپ کے نورِنظر بھی شامل تھے، ماں پر اُن کی جدائی سخت شاق تھی۔لیکن رسول کریم ﷺ کے حکم اور اپنے بیٹے کی سلامتی کے خیال سے انھوں نے بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ فرزندِعزیز کو اتنا دُور روانہ کیا۔تین ماہ بعد جب تمام حضرات واپس لوٹے تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے لختِ جگر سے مل کر بہت خوش ہوئیں اور سجدہ شکر بجالائیں۔

مکہ مکرمہ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ کے شہزادے نے تجارت کا مشغلہ اختیار کیا اور تجارتی قافلوں کے ساتھ شام آنے جانے لگے، اِسی عرصے میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے کی شادی خانہ آبادی امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا (جنھیں ذَاتُ النِطَاقَین کا لقب رسول اللہ ﷺ نے دیا) سے کردی۔ یوں آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سمدھن بن گئیں۔

جس وقت رسول اللہ ﷺ ارضِ مقدسہ مکہ مکرمہ کو الوداع کہہ کر مدینہ منورہ کی طرف عازمِ سفر ہوئے، تو اُس وقت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ تجارت کے لیے شام گئے ہوئے تھے۔ جب آپ شام سے مکہ مکرمہ واپس آرہے تھے، تو راستے میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے اُس وقت رسول اللہ ﷺ اور اپنے سسر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو دو سفید کپڑے تحفۃً پیش کیے اور یہی سفید لباس زیبِ تن فرما کر آپ ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ واپس پہنچے، تو تھوڑے ہی عرصہ بعد سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے اور بہو رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔کچھ مدت بستی قباء شریف

میں قیام فرمایا اور پھر ہمیشہ مدینہ منورہ میں آپ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی رہیں۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ہجرت کرنا، آپ کی خصوصیات میں شمار ہوتا ہے۔

## پوتے کی ولادت پر اہل اسلام کی خوشیاں

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لختِ جگر اور بہو کے ساتھ ہجرت فرمائی تو اُس وقت سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا زوجہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اُمید سے تھیں، مدینہ منورہ پہنچتے ہی ہجرت کے بعد پہلے سال آپ کے پوتے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت بستی قباء شریف میں ہوئی۔

یہ ولادت تاریخ اسلام میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد کچھ ماہ تک کسی مہاجر کے ہاں کسی بچے کی ولادت نہ ہوئی، تو یہودیوں نے مشہور کر دیا کہ ہم نے مسلمانوں پر جادو کر کے اِن کا سلسلۂ نسل منقطع کر دیا ہے۔ اب کسی کی اولاد پیدا نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کو یہودیوں کی اِس بات پر یقین تو نہیں تھا، لیکن پھر بھی مدینہ منورہ کی فضا میں کچھ افسردگی سی پائی جا رہی تھی۔ جب سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو مسلمانوں کو بے حد مسرت ہوئی۔ مسلمانوں نے جوشِ فرحت میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کیے، یوں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے پوتے نے "أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ" (ہجرتِ مدینہ طیبہ کے بعد پیدا ہونے والے پہلے مسلمان بچے) کا اعزاز پایا۔[1]

---

[1] ۔۔۔أسد الغابة في معرفة الصحابة، عز الدين ابن الأثير الشيباني الجزري المتوفى: 630ھ 2949- عبد الله بن الزبير بن العوام رضی اللہ عنہ جلد 3 صفحہ 241 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

## راہِ جہاد میں بہادری کے اَن مٹ نقوش

عہدِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی متعدد غزوات میں اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی اور عالم کفر کو پسپا دیکھنے کے لیے حصہ لیتی رہیں، آپ کا استقلال نسوانی جرأت کی حیرت انگیز مثال ہے۔ آپ کی بہادری کے اَن مٹ نقوش سے تاریخ کے صفحات پُر ہیں۔ بلکہ خواتین اسلام میں سب سے پہلے یہ اعزاز امام الانبیا ﷺ کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا کہ آپ کے ہاتھ سے ایک مشرک آدمی قتل ہوا۔

غزوہ بدر میں آپ نے شرکت کی یا نہیں ایسا کوئی ذکر تاریخ کی کتب میں نہیں پایا گیا۔ غزوہ اُحد میں پہلے پہل تو آپ دیگر خواتین کی طرح زخمیوں کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ پیاسوں کو پانی پلا رہی تھیں، پھر ایک وقت آیا کہ اِس غزوہ میں آپ نے جرأت وبہادری کی قابل رشک مثال قائم کردی۔ جنگ کے ابتدائی لمحات میں لشکر اسلام کا پلہ بھاری ہوگیا۔ مشرکین میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے، تو درّے میں متعین پچاس تیرانداز درّہ چھوڑ کر مال غنیمت سمیٹنے میں مصروف ہوگئے۔ مشرکین کے ایک جتھے نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے دوبارہ حملہ کردیا جب مسلمانوں پر آثارِ ہزیمت ظاہر ہونے لگے تو افراتفری کے عالم میں اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ کے گرد چند اصحاب رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ کی بہادر پھوپھی جان ہاتھ میں نیزہ تھامے میدان میں کھڑی ہوگئیں۔ آپ بھاگنے والوں اور دشمن مشرکین کے چہروں پر نیزے کی ضربیں مارتیں اور ساتھ ہی ولولہ انگیز انداز میں مسلمانوں سے کہہ رہی تھیں:

''ارے تم رسول اللہ ﷺ کو میدان میں چھوڑ کر کہاں بھاگ رہے ہو؟''

اِس فداکاری اور بہادری کے جذبہ نے غزوۂ خندق میں حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا۔آپ خود بیان کرتی ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ خندق کی طرف روانہ ہوئے تو خواتین اہل بیت اور صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کو 'فارع' نامی انصار کے ایک قلعے میں ٹھہرایا (اسے اُطم بھی کہا جاتا تھا) اور اِن پر شاعر دربارِ رسالت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو محافظ ونگران مقرر کیا گیا۔(ابن سعد نے نقل کیا کہ وہ قلعہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہی تھا جو اُس وقت کے تمام قلعوں سے مضبوط اور محفوظ تھا)۔یہودیوں نے مسلمانوں کی مشغولیت سے فائدہ اُٹھانا چاہا چنانچہ ایک یہودی قلعہ کے دروازے تک پہنچا اور دراڑ (درز یا چھید نما جگہ) سے ٹکٹکی لگا کر دیکھنے لگا کہ اندرونی صورتحال معلوم کی جائے اور موقع پا کر حملہ کیا جائے۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے یہودیوں کے اِس مکروہ ارادے کو بھانپ کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: ''تلوار لے کر اِس کا سر قلم کردو''۔حضرت حسان رضی اللہ عنہ جو دِل کے کسی عارضے میں مبتلا تھے، بولے ''مجھ سے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا۔فرمانے لگے ''اگر مجھ میں اتنی قوت ہوتی تو میں آج رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں ہوتا۔'' سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' ''میں اُٹھی اور خیمے کی ایک لاٹھی اُٹھا کر اُس یہودی کے سر پردے ماری۔'' ضرب اتنی شدید تھی کہ یہودی وہیں ڈھیر ہو گیا۔

پھر آپ فرماتی ہیں، میں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: ''جاؤ! اور اس یہودی کا سر کاٹ کر قلعے کے باہر یہودیوں کے ہجوم میں پھینک دو تا کہ انھیں عبرت ہو اور وہ دوبارہ حملے کا ارادہ نہ کر سکیں۔'' حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجھ سے یہ کام بھی نہ ہو پائے گا۔''

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اُٹھیں اور یہودی کا سر جسم سے الگ کر کے یہودیوں کے جمگھٹے میں

پھینک دیا۔ میدان میں سر کا گرنا تھا کہ تمام یہودی خوف کے مارے بھاگ کھڑے ہوئے اور اُنھیں یقین ہوگیا کہ قلعے پر حملہ کرنا خطرے سے خالی نہیں۔

ابن عساکر کہتے ہیں غزوہ کی تکمیل کے بعد جب سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور یہودی کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ اس قدر مسکرائے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں۔ آپ فرماتی ہیں: ”میں نے آج سے پہلے اِس طرح کبھی رسول اللہ ﷺ کو مسکراتے نہیں دیکھا تھا“۔ ①

شجاعت و بہادری اور جرأت و ہمت کا یہ تسلسل غزوۂ خیبر میں بھی برقرار تھا، جب مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یہودیوں کے بہادر مرحب کو چند لمحوں میں واصل جہنم کردیا تو اُس کے بھائی 'یاسر' نے چیلنج دیتے ہوئے کہا: ”میرے مقابلہ میں کون آئے گا“ تو سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ یہودی کا چیلنج قبول کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ جب مقابلہ شروع ہوا تو آپ کی والدہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شہزادے کے بارے میں فکر لاحق ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہیں: ”أَيُقْتَلُ ابْنِي يَارَسُوْلَ اللهِ؟“

یارسول اللہ ﷺ! کیا میرا بیٹا شہید کیا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بَلِ ابْنُكِ يَقْتُلُهُ إِنْ شَاءَ اللهُ“ ①

---

①۔۔۔تاریخ دمشق، أبو القاسم علي بن الحسن المعروف بابن عساکر المتوفی: 571ھ
حرف الحاء، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، جلد 12 صفحہ 430، 433 مطبوعہ دار الفکر بیروت

☆۔۔۔الإصابة في تمييز الصحابة، أبو الفضل أحمد بن علي، ابن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ
حرف الصاد، صفية بنت عبد المطلب، جلد 8 صفحہ 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

تیرا بیٹا ان شاء اللہ اُسے مار گرائے گا۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور مسلمانوں نے جب یہ منظر دیکھا تو خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

## اپنے بھائی کی شہادت پر صبر و تحمل کا مظاہرہ

غزوۂ اُحد میں فتح و نصرت نے اہل اسلام کے قدم چوم لیے تھے۔ دشمن فرار ہو چکا تھا، مال غنیمت جمع کیا جا رہا تھا۔ لشکر کی پشت کی طرف جبل اُحد کے درّے پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے متعین کیے جانے والے تیر اندازوں نے یہ خیال کیا کہ شاید اُن کا فرض پورا ہو گیا دوسرے حکم کا انتظار نہ کیا۔ مال غنیمت جمع کرنے کی خاطر درّہ چھوڑ دیا۔ دشمن کی فوج عقب سے حملہ آور ہوئی۔ پورے میدانِ جنگ میں افراتفری پھیل گئی۔ 31 مشرکین کو اپنی تلوار سے واصل جہنم کرنے والے، پرچم اسلام کی سربلندی اور دفاع رسالت مآب ﷺ کے لیے ہر وقت مستعد رہنے والے شیر دِل، شہزادۂ وادی بطحا سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو جب اللہ تعالیٰ نے رتبہ شہادت پر سرفراز فرمایا تو دشمنوں نے نہایت بے دردی کے ساتھ آپ کے ناک اور کان جسم سے جدا کر کے پیٹ مبارک اور سینۂ اقدس چاک کر دیا۔ جب قریش مکہ میدانِ اُحد سے چلے گئے تو مسلمانوں نے شہداء کی تلاش شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ بار بار دریافت فرماتے: "مَا فَعَلَ عَمِّيْ؟ مَا فَعَلَ عَمِّيْ حَمْزَةُ؟"

میرے چچا جان کا کیا ہوا، میرے چچا جان حمزہ رضی اللہ عنہ کا کیا ہوا؟ (یعنی اُن کی کوئی خبر بتاؤ) پہلے حارث بن الصمہ اُن کی تلاش میں نکلے۔ دیر تک ڈھونڈتے رہے لیکن کہیں تلاش نہ کر پائے، پھر سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تلاش کے لیے چلے تو تلاش بسیار کے بعد وادی کے وسط میں آپ کے جسم اقدس کو خون میں نہایا ہوا

دیکھا تو زار و قطار رونے لگے اور گریہ کرتے ہوئے سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ساری صورتحال عرض کی۔ (1)

رسول اللہ ﷺ، سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمراہ اُس جگہ تشریف فرما ہوئے جہاں سرفروشی اور جانبازی کی اقلیم کے سلطان، تختِ خاک پر جلوہ فرما تھے۔ جب رحمتِ کائنات ﷺ نے اپنے عاشقِ صادق، محبِ کامل پیارے چچا جان کی قابلِ رشک حالت دیکھی تو چشمانِ مبارک سے آنسوؤں کے گوہر ہائے تابدار ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ پیٹ مبارک چاک ہے۔ وہ دِل جو اللہ اور اُس کے محبوب ﷺ کی جلوہ گاہ تھا کاٹ کر نکال لیا گیا ہے اور اُسے پرزہ پرزہ کر دیا گیا ہے۔ روئے تاباں کی ساری آرائشیں، ناک، آنکھیں، کان سب کو آپ کے جسم سے جدا کر دیا گیا ہے۔ اتنا غم انگیز منظر حضور رحمتِ عالم ﷺ نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ارشاد فرمایا:

"لَنْ أُصَابَ بِمِثْلِكَ أَبَدًا!"

(اے میرے چچا، حمزہ رضی اللہ عنہ) میں ہرگز آپ کی مانند (محبوب شخصیت) کے ساتھ کبھی بھی دُکھی نہیں کیا جاؤں گا۔ (یعنی آپ کی طرح کوئی شہید نہیں ہوا ہوگا، اور نہ اِس طرح کی قابلِ رشک حالت کسی کی ہوگی) اور فرمایا:

"مَا وَقَفْتُ مَوْقِفًا قَطُّ أَغْيَظَ إِلَيَّ مِنْ هٰذَا!"

---

(1) ۔۔۔تاريخ الرسل والملوك، أبو جعفر الطبري محمد بن جرير المتوفى: 310ھ الجزء الثالث، غَزْوَةُ خَيْبَرَ، جلد 3 صفحہ 11 مطبوعہ دار التراث بیروت

☆ ۔۔۔مدارج النبوۃ، فارسی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی المتوفی: 1052ھ ذکر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، جلد 2 صفحہ 151 مطبوعہ قدیم نیاز احمد دہلی

اور آج سے پہلے، اِس جگہ سے بڑھ کر میں نے کسی بھی جگہ پر قدم نہیں رکھا جو مجھے اس سے زیادہ غیظ وغضب میں ڈالنے والی ہو۔

پھر فرمایا: ''حَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ'' حمزہ رضی اللہ عنہ، شہیدوں کے سردار ہیں۔

ایک روایت میں ہے فرمایا: ''حمزہ رضی اللہ عنہ، شہداء میں سے بہتر وبرتر شہید ہیں۔''

پھر فرمایا: ''اگر اِن کی سگی ہمشیر اور میری پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا (اور ہمارے خاندانِ مقدسہ کی خواتین) کے غم واندوہ کے انتہا کو پہنچنے اور ناقابل برداشت ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اِن کی تدفین کو ترک کر دیتا (تاکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مزید تشدید برداشت کرتے ہوئے پرندوں اور درندوں کا لقمہ بنیں) حتیٰ کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اِنھیں پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے اُٹھاتا (تاکہ آپ اپنے اعلیٰ سے اعلیٰ ترین درجات پر فائز ہوتے اور اُن لوگوں پر حق تعالیٰ کا غضب وجلال سخت سے سخت ہوجاتا جنھوں نے اِن کے جسم اقدس کی اس طرح بے ادبی کی۔) [1]

جب سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو آپ میدان جنگ میں پہنچیں، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں دور سے آتے دیکھا تو ان کے صاحبزادے زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اُٹھو اور اپنی ماں کو آگے نہ آنے کی گزارش کرو۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ تعمیل ارشاد کے لیے دوڑتے ہوئے گئے اور والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ آپ میدان سے واپس چلی جائیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے جذبۂ ایمان سے سرشار ہوکر کہا: بیٹا! کیوں؟ مجھے پتا چلا ہے کہ میرے بھائی کے ساتھ دشمنوں نے کیا کیا ہے:

---

[1] ۔۔۔إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون, أبو الفرج علي بن إبراهيم الحلبي المتوفى: 1044ھ غزوۃ أحد, جلد 2 صفحہ 337 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

(عزیز جانِ مادر) یہ قربانی اللہ کی راہ میں بہت تھوڑی ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہیں، میں ثواب کی نیت کرتے ہوئے ان شاءاللہ صبر کروں گی۔

یہ سن کر سیدنا زبیر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی والدہ کے ایمان افروز جذبات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُن کر فرمایا: ''خَلِّ سَبِيْلَهَا'' اِن کا راستہ چھوڑ دیں (یعنی انھیں کچھ نہ کہیں، آنے دیں)

صبر واستقامت کی پیکر ہمشیر جب اپنے عزیز از جان برادرِ محترم کے پارہ پارہ جسد مبارک کے پاس آئیں تو ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھا اور اپنے بھائی کے لیے رحمت کی دعائیں مانگیں۔

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پھوپھی جان کا بے مثل صبر دیکھ کر محسوس کیا کہ کہیں اِس عظیم صدمہ پر آپ کے دماغ پر کوئی اثر نہ پڑ جائے۔ اِس لیے اپنا دستِ مبارک اِن کے سینے پر رکھا۔ تو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری رہا۔ [1]

پھر آپ نے دو چادریں پیش کیں کہ اِن سے میرے بھائی کو کفن دیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اِس قدر اشکبار اور گریہ فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس قدر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر اشکباری کی اور گریہ فرمایا۔ جب آپ اُن کے جنازے پر کھڑے ہوئے تو گریہ و نالہ

---

[1] ۔۔۔ السيرة النبوية لابن هشام، أبو محمد جمال الدين عبد الملك بن هشام الحميري المتوفى: 213ھ صَفِيَّةُ وَحُزْنُهَا عَلَى حَمْزَةَ، جلد 2 صفحہ 97 مطبوعہ مطبعة مصطفى مصر

☆ ۔۔۔ سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى: 942ھ الباب الثالث عشر في غزوة أحد، جلد 4 صفحہ 224 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

میں آواز بلند ہوگئی، یہاں تک کہ آپ پر غشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رنج والم اور دکھ ودرد کا اظہار اور اپنے چچا جان کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:

يَا حَمْزَةُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللهِ!

اے حمزہ رضی اللہ عنہ! اے اللہ کے رسول ﷺ کے چچا جان

وَأَسَدَ اللهِ وَأَسَدَ رَسُوْلِهِ!

اے اللہ تعالیٰ کے شیر اور رسول اللہ ﷺ کے شیر

يَا حَمْزَةُ! يَا فَاعِلَ الْخَيْرَاتِ

اے حمزہ رضی اللہ عنہ! اے تمام تر خیرات وحسنات پر عمل کرنے والے

يَا حَمْزَةُ! يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ!

اے حمزہ رضی اللہ عنہ! اے مصائب ومشکلات کے دور کرنے والے

يَا حَمْزَةُ! يَا ذَابًّا عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ! ❶

اے حمزہ رضی اللہ عنہ! اے ذاتِ رسول ﷺ کا دفاع اور تحفظ کرنے والے

طحاوی، طبرانی، حاکم اور بیہقی وغیرہم نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خراج تحسین کے کلمات کو اِن الفاظ میں روایت کیا:

"رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ، فَقَدْ كُنْتَ وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ، فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ"

اے چچا جان! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر ہوں، آپ بہت زیادہ صلہ رحمی

❶ ــــ ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى، محب الدين أحمد بن عبد الله الطبري المتوفى: 694ھ القسم الثاني في ذكر مناقب القرابة الجزء الاول صفحه 181 مطبوعه دار الكتب المصرية

☆ ــــ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، شهاب الدين أحمد بن محمد القسطلاني المتوفى: 923ھ المقصد الثانى، الفصل الرابع فى أعمامه الخ۔ الجزء الاول صفحه 515 مطبوعه المكتبة التوفيقية القاهرة

کرنے والے، خیر اور بھلائی والے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔

اُس مقام پر آپ ﷺ نے حلفاً فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین پر غلبہ دیا تو میں ان میں سے ستر مقتولین کا اس سے بھی بدتر مُثلہ کروں گا۔ فوراً جبرائیل امین ان آیات میں پیغام رب العزت لائے۔

"وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾"

اور اگر آپ انھیں سزا دینا چاہو تو اتنی ہی سزا دو جس قدر تکلیف تمہیں دی گئی تھی، اور اگر آپ (ان کی ستم رانیوں پر) صبر کرو تو یقیناً وہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ ○ اور (اے حبیبِ مکرّم! ﷺ) صبر کیجیے اور آپ کا صبر کرنا اللہ ہی کے ساتھ ہے اور آپ ان (کی سرکشی) پر رنجیدہ خاطر نہ ہوا کریں اور آپ ان کی فریب کاریوں سے (اپنے کشادہ سینے میں) تنگی (بھی) محسوس نہ کیا کریں ○ بے شک اللہ اُن لوگوں کو اپنی معیتِ (خاص) سے نوازتا ہے جو صاحبانِ تقویٰ ہوں اور وہ لوگ جو صاحبانِ اِحسان (بھی) ہوں۔ ○

چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بعد صبر کو اختیار فرمایا اور اپنے امتیوں کو کسی بھی لاش کا مثلہ کرنے سے روک دیا۔ ①

① ۔۔۔مسند البزار، أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي المعروف بالبزار المتوفى: 292ھ مُسْنَدُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، الرقم الحديث 9530- مطبوعه مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے انھیں اعلیٰ ملا

آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا انھیں حاصل ہوا

بیں وہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں

سرورِ کون و مکان ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

بعدازاں رسول خدا ﷺ نے اپنی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور اپنی لختِ جگر سیدۃ نساء العالمین سیدہ خاتون جنت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے تھے انھوں نے مجھے بتایا کہ (سیدنا امیر) حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو آسمانوں پر اسد اللہ واسد الرسول (اللہ کا شیر اور (اس کے) رسول (ﷺ) کا شیر) لکھا گیا ہے۔ [1]

## اپنے محبوب بھائی جان کا مرثیہ

اپنے پیاروں کی یاد اور اُن کی جدائی کو اپنے اشعار میں بیان کرنا عمۃ النبی ﷺ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی شاعری کا اہم موضوع تھا۔ آپ اپنے عزیز از جان بھائی امیر طیبہ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی یاد میں فرماتی ہیں:

أَ سَائِلَةٌ أَصْحَابَ أُحدٍ مَخَافَةً

بَنَاتُ أَبِيْ مِنْ أَعْجَمٍ وَخَبِيْرِ

کیا میری بہنیں خوف کے مارے اصحابِ اُحد میں سے ہر بےخبر اور باخبر آدمی سے پوچھ رہی ہیں؟

فَقَالَ الْخَبِيْرُ إِنَّ حَمْزَةَ قَدْ ثَوٰى

وَزِيْرُ رَسُوْلِ اللهِ خَيْرُ وَزِيْرِ

تو (سنو) باخبر شخص نے بتادیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بہترین وزیر سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں

دَعَاهُ إِلٰهُ الْحَقِّ ذُو الْعَرْشِ دَعْوَةً

إِلٰى جَنَّةٍ يَحْيَا بِهَا وَسُرُوْرِ

عرش کے مالک معبودِ برحق نے انھیں سرور اور جنت کی طرف بلالیا جہاں وہ زندہ رہیں گے

---

[1] ۔۔۔المستدرك على الصحيحين، أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله النيسابوري المتوفى: 405ھ ذكر إسلام حمزة بن عبد المطلب، الرقم الحديث 4881 - مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

فَذٰلِكَ مَا كُنَّا نُرَجِّي وَنَرْتَجِي

لِحَمْزَةِ يَوْمَ الْحَشْرِ خَيْرَ مَصِيْرِ

تو یہ وہ چیز ہے جس کی ہم سب لوگ اپنے لیے آرزو کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی آرزو دلاتے ہیں،
حشر کے روز سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے بہترین ٹھکانا ہوگا

فَوَ اللهِ لَا أَنْسَاكَ مَا هَبَّتِ الصِّبَا

بُكَاءً وَ حُزْنًا مَحْضَرِيْ وَ مَسِيْرِيْ

پس اللہ کی قسم جب تک بادِ صبا چلتی رہے گی میں تمھیں نہ بھولوں گی، سفر و حضر میں غمزدہ رہ کر روتی رہوں گی

عَلَى أَسَدِ اللهِ الَّذِيْ كَانَ مِدْرَهَا

يَذُوْدُ عَنِ الْإِسْلَامِ كُلَّ كَفُوْرِ

اللہ تعالیٰ کے اِس شیر پر (آنسو بہاتی رہوں گی) جو اپنی زبان اور تلوار سے اپنی قوم کا دفاع کرنے والا تھا
اور ہر کافر سے اسلام کی مدافعت کرتا تھا

فَيَا لَيْتَ شِلْوِيْ عِنْدَ ذَاكَ وَأَعْظُمِيْ

لَدَى أَضْبُعٍ تَعْتَادُنِيْ وَنُسُوْرِ

ہائے کاش! میرا بقیہ جسم اور میری ہڈیاں بھی اُن جنگلی جانوروں کے پاس چلے جاتے جو مڑ مڑ میرا
گوشت کھاتے رہتے

أَقُوْلُ وَ قَدْ أَعْلَى النَّعِيَّ عَشِيْرَتِيْ

جَزَى اللهُ خَيْرًا مِنْ أَخٍ وَّ نَصِيْرِ (1)

---

(1) ___السيرة النبوية لابن هشام، أبو محمد جمال الدين عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى:213ھ
ذِكْرُ مَاقِيلَ مِنَ الشِّعْرِ يَوْمَ أُحُدٍ، جلد2صفحہ167 مطبوعہ مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

☆___البداية والنهاية، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير البصري ثم الدمشقي المتوفى:774ھ
غزوة أحد في شَوَّالٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ، جلد4صفحہ59 مطبوعہ دار الفكر بيروت

☆___سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، محمد بن يوسف الصالحي الشامي المتوفى:942ھ
الباب الثالث عشر في غزوة أحد، جلد4صفحہ239 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

میرے خاندان والوں نے آہ و بکا کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کیں جب کہ میں ایسی حالت میں کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی اور (ان کے) مددگار کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

## رسول اللہ ﷺ کے وصال باکمال پر

مدینہ منورہ میں عمۃ النبی ﷺ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنی اولاد کے ساتھ دینِ اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے لیے ہر ممکن قربانی پیش کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ دن بھی آ گیا جب کائنات کے والی امام الانبیا ﷺ نے اپنے رفیق اعلیٰ رب العالمین سے ملاقات کا سفر اختیار فرمایا تو اہل مدینہ پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اِس دنیا سے پردہ فرمایا تو آپ کو یوں لگا جیسے پوری دنیا تاریک ہو گئی ہے۔

شدتِ الم سے آپ کی زبان سے رنج و الم کی ترجمانی کرنے والے اشعار جاری ہوئے، جن میں آپ، احساسات کی باریکی و لطافت اور خیالات کی صداقت کے بلند مقام پر فائز نظر آتی ہیں۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اشعار میں جہاں آپ ﷺ کے وصال کے وقت خاندان اہل بیت رضی اللہ عنہم کی کیفیات و احساسات کا ذکر کیا ہے، وہیں حضور نبی کریم ﷺ کے اوصافِ مقدسہ و اخلاقِ عالیہ کو الفاظ کے سانچوں اور انداز و بیان کے دل نشیں قرینوں کے ساتھ خوب ذکر فرمایا ہے۔

ان میں سے چند اشعار پیش خدمت ہیں:

أَلَا يَا رَسُوْلَ اللهِ كُنْتَ رَجَاءَنَا
وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَكُ جَافِيَا

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہماری اُمیدوں کے مرکز تھے، آپ ہمارے ساتھ نرم دِل تھے کبھی ہم پہ کوئی ظلم نہیں کیا

وَ كُنْتَ رَحِيْمًا هَادِيًا وَ مُعَلِّمًا

لِيَبْكِ عَلَيْكَ الْيَوْمَ مَنْ كَانَ بَاكِيَا

آپ ﷺ رحمت کرنے والے ہدایت دینے والے اور معلم تھے، جس نے رونا ہو اُسے چاہیے آج رو لے

لَعَمْرُكَ مَا أَبْكِي النَّبِيَّ لِفَقْدِهِ

وَ لَكِنْ لِمَا أَخْشَى مِنَ الْهَرْجِ آتِيَا

آپ ﷺ کی حیاتِ مقدسہ کی قسم میں اب (اللہ کے) نبی (ﷺ) کو نہ پانے پر نہیں رو رہی بلکہ میں آپ ﷺ کے بعد آنے والی جدائی (اور مصیبتوں کے ڈر) سے رو رہی ہوں

كَأَنَّ عَلَى قَلْبِي لِذِكْرِ مُحَمَّدٍ

وَمَا خِفْتُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ الْمَكَاوِيَا

گویا میرا دِل یادِ مصطفیٰ ﷺ اور اس بات سے جس کا مجھے نبی اکرم ﷺ کے بعد ڈر ہے داغ داغ ہے

أَ فَاطِمَ صَلَّى اللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ

عَلَى جَدَثٍ أَمْسَى بِيَثْرِبَ ثَاوِيَا

اے فاطمہ سلام اللہ علیہا (جگر گوشۂ مصطفیٰ ﷺ) سیدنا محمد ﷺ کا پروردگار اُس تربتِ مبارک پر رحمتیں نازل فرمائے جو مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کا مسکن بن گئی ہے

فِدًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ أُمِّيْ وَخَالَتِيْ

وَعَمِّيْ وَخَالِيْ وَنَفْسِيْ وَمَالِيَا

رسول اللہ ﷺ پر میری ماں، میری خالہ، میرے چچا اور ماموں پھر میری جان اور مال فدا ہو جائے

فَلَوْ أَنَّ رَبَّ النَّاسِ أَبْقَى نَبِيَّنَا

سَعِدْنَا، وَلٰكِنْ أَمْرُهٗ كَانَ مَاضِيَا

اگر لوگوں کا پروردگار ہمارے نبی ﷺ کو اِس دنیا میں رہنے کا اختیار دیتا تو ہماری خوش قسمتی ہوتی لیکن اللہ کا فیصلہ اٹل ہے

أَرَى حَسَنًا أَيْتَمْتَهُ وَتَرَكْتَهُ
يُبَكِّيْ وَ يَدْعُوْ جَدَّهُ الْيَوْمَ نَاعِيَا ①

میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ اُن سے جدا ہوئے اور روتا ہوا چھوڑا اور وہ اپنے نانا جان ﷺ کو پکارتے ہیں آخری زمانے تک۔

طبقات الکبریٰ میں ابن سعد المتوفی 230ھ نے یہ اشعار درج کیے ہیں:

لَهْفَ نَفْسِيْ وَ بِتُّ كَالْمَسْلُوْبِ
آرِقُ اللَّيْلِ فِعْلَةَ الْمَحْرُوْبِ

مجھے اپنی جان پر بہت دُکھ ہے میں نے اُس شخص کی طرح رات بسر کی جس کا سب کچھ لُٹ گیا ہو اور غم واندوہ کے ساتھ ساری رات جاگتا رہا ہو

مِنْ هُمُوْمٍ وَ حَسْرَةٍ رَدِفَتْنِيْ
لَيْتَ أَنِّيْ سُقِيْتُهَا بِشَعُوْبِ

میری یہ حالت ایسے غم واندوہ کے باعث ہوئی جس نے مجھے مسلسل گھیر رکھا ہے، کاش یہ مصائب آہستہ آہستہ نازل ہوتے

حِيْنَ قَالُوْا إِنَّ الرَّسُوْلَ قَدْ أَمْسَى
وَافَقَتْهُ مَنِيَّةُ الْمَكْتُوْبِ

یہ سب رنج وغم مجھ پر اُس وقت ٹوٹے جب لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے' آپ ﷺ نے لکھی ہوئی تقدیر کے ساتھ موافقت فرمالی

---

① ۔۔۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، أبو العباس أحمد بن محمد القسطلاني المتوفى: 923ھ المقصد العاشر الفصل الأول في إتمامه تعالى، جلد 3 صفحہ 573 مطبوعہ التوفیقیة القاهرة

☆ ۔۔۔ المعجم الكبير، أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني المتوفى: 360ھ بَابُ الصَّادِ، صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ أَخْبَارِهَا الرقم الحديث 806 - مكتبة ابن تيمية القاهرة

نوٹ۔۔۔ چند دیگر محدثین نے ان اشعار کو سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ سیدہ اروی بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کیا ہے۔

إِذْ رَأَيْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَرِيْعٌ
فَأَشَابَ الْقَذَالَ أَيَّ مَشِيْبِ

جب ہم نے دیکھا کہ حضور ﷺ عالم دنیا سے تشریف لے جانے والے ہیں تو ہمارے سر کے بال بھی سفید ہو گئے

إِذْ رَأَيْنَا بُيُوتَهُ مُوحِشَاتٍ
لَيْسَ فِيهِنَّ بَعْدَ عَيْشٍ حَبِيْبِ

جب ہم نے آپ ﷺ کے حجراتِ مقدسہ کو دیکھا کہ وہ وحشت انگیز منظر پیش کر رہے تھے جہاں رسول کریم ﷺ جلوہ افروز تھے اور اب میرا محبوب ﷺ ان میں تشریف فرما نہیں ہے

فَإِلَى اللهِ ذَاكَ أَشْكُوْ وَ حَسْبِيْ
يَعْلَمُ اللهُ حَوْبَتِيْ وَ نَحِيْبِ (1)

میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِس کی شکایت کرتی ہوں وہ ذات پاک مجھے کافی ہے وہ میری تکلیف اور گریہ کرنے کو خوب جانتا ہے

آپ رضی اللہ عنہا نے یہ اشعار بھی کہے۔۔

أَعَيْنَيَّ جُوْدَا بِدَمْعٍ سَجَمْ
يُبَادِرُ غَرْبًا بِمَا مُنْهَدِمْ

اے میری دونوں آنکھوں، خوب جی بھر کر روؤ اُن آنسوؤں کے ساتھ جو موسلا دھار بارش اور شدید سیلاب کی طرح ہوں

أَعَيْنَيَّ فَاسْتَحْفِرَا وَاسْكُبَا
بِوَجْدٍ وَحُزْنٍ شَدِيْدِ الْأَلَمْ

اے میری دونوں آنکھوں، اِس طرح روؤ کہ بجائے آنسو کے بے تابی اور سخت دردناک رنج ٹپکے

(1) ۔۔۔الطبقات الکبریٰ، أبو عبد اللہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفی: 230ھ ذکر من رثی النبی ﷺ جلد 2 صفحہ 249,250 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

بنت عبد المطلب ہیں عاتکہ رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اُنھیں اعلیٰ ملا ☆ آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نور ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں ☆ سرورِ کون و مکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

أَرِقْتُ فَبِتُّ لَيْلِي كَالسَّلِيْبِ
لِوَجْدٍ فِي الْجَوَانِحِ ذِي دَبِيْبِ ❶

میں نے اس حالت میں رات گزاری کہ شب بھر ایسے شخص کی طرح شب بیداری کی جس کا سب کچھ چھن گیا ہو، یہ حالت اُس درد کے باعث تھی جو میرے رگ وپے میں جاری تھا۔

یہ اشعار بھی آپ رضی اللہ عنہا ہی کے ہیں:

عَيْنُ جُوْدِيْ بِدَمْعَةٍ وَسُهُوْدِ
وَانْدُبِي خَيْرَ هَالِكٍ مَفْقُوْدِ

اے آنکھ آنسوؤں اور بیدار چشمی کی سخاوت کر اور خرچ کر اپنے آنسوؤں کو ان کے لیے جو بہترین ہستی ہیں اور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں

وَانْدُبِي الْمُصْطَفٰى بِحُزْنٍ شَدِيْدٍ
خَالَطَ الْقَلْبَ فَهُوَ كَالْمَعْمُوْدِ

سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر شدید غم کا اظہار کر جو غم دِل میں اُتر کر اُس کی تہہ میں بیٹھ گیا ہے

كِدْتُ أَقْضِي الْحَيَاةَ لَمَّا أَتَاهُ
قَدَرٌ خُطَّ فِي كِتَابٍ مَجِيْدٍ

قریب ہے کہ میں وہ زندگی پوری کرلوں جب اُن کے پاس وہ مقرر وقت آجائے جس کا وعدہ قرآن مجید میں ہے

فَلَقَدْ كَانَ بِالْعِبَادِ رَؤُوْفًا
وَلَهُمْ رَحْمَةً وَخَيْرَ رَشِيْدٍ

بے شک وہ بندوں کے ساتھ مہربان تھے اور ان کے لیے سراپا رحمت اور راہنما تھے

❶ ۔۔۔الطبقات الکبری، أبو عبد اللہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفی: 230ھ ذِكْرُ مَنْ رَثَى النَّبِيَّ ﷺ جلد 2 صفحہ 249,250 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

رَضِیَ اللهُ عَنْهُ حَيًّا وَ مَيْتًا
وَ جَزَاهُ الْجِنَانَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ ❶

اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہوا حیات اور بعد وصال اور قیامت کے دن انھیں جنتوں کی صورت میں جزا دے گا۔

## رسول کریم ﷺ کے لیے آپ کے مبارک قصیدے

اہل سیر اور تذکرہ نگاروں نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے اشعار کو اصنافِ ادب کے لحاظ سے 'مرثیہ' لکھا لیکن درحقیقت یہ اشعار مرثیہ کم اور رسول کریم ﷺ کی شان وعظمت اور اوصافِ مبارکہ کا دل نشیں گلدستہ زیادہ ہیں کہ جس کی مہک اور دل آویز خوشبو آج بھی عاشقانِ رسول ﷺ کے ایمان اور عشق ومحبت کو مہکا رہی ہیں۔ اگر یوں کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ مرثیہ میں نعت کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے والی سب سے پہلی ہستی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ کچھ نعتیہ اشعار ملاحظہ فرمائیں:

عَلَى صَفْوَةِ اللهِ رَبِّ الْعِبَادِ
وَ رَبِّ السَّمَاءِ وَ بَارِی النَّسَمْ

اُن پر درود وسلام جو اللہ تعالیٰ کی منتخب کردہ تھے، تمام بندوں کے پروردگار اور مخلوق کے پالن ہار نے انھی کو انتخاب فرمایا

عَلَى الْمُرْتَضَى لِلْهُدَى وَالتُّقَى
وَ لِلرُّشْدِ وَالنُّوْرِ بَعْدَ الظُّلَمْ

اُن پر رحمتیں اور سلام جو ہدایت وتقویٰ، ارشاد اور تاریکی کے بعد روشنی کے مرتضیٰ ہیں

---

❶ ۔۔۔سیر أعلام النبلاء، شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد الذهبي المتوفى: 748ھ
137- صفية عمة رسول الله ﷺ جلد 3 صفحہ 511 مطبوعہ دار الحديث القاهرة

عَلَى الطَّاهِرِ الْمُرْسَلِ الْمُجْتَبَى

رَسُوْلٍ تَخَيَّرَهُ ذُو الْكَرَمْ

اُن پر جو پاک ہیں، اللہ کے بھیجے ہوئے، مقبول، ایسے رسول جنھیں اللہ تعالیٰ ہی نے منتخب فرمایا

مزید اشعار ملاحظہ ہوں:

أَعْظَمِ النَّاسِ فِي الْبَرِيَّةِ حَقًّا

سَيِّدِ النَّاسِ حُبُّهُ فِي الْقُلُوْبِ

آپ ﷺ حقیقت میں سارے لوگوں سے عظیم تھے، سارے لوگوں کے سردار تھے،

آپ ﷺ کی محبت دلوں میں جاگزین ہے

عَلَيْكَ مِنَ اللهِ السَّلَامُ تَحِيَّةً

وَ أُدْخِلْتَ جَنَّاتٍ مِنْ عَدْنٍ رَاضِيَا

آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام ہو اور آپ ﷺ جناتِ عدن میں سکونت اختیار فرمائیں

اس حال میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے راضی ہو۔

رسول اللہ ﷺ کے اوصافِ مبارکہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مزید چند اشعار ملاحظہ ہوں:

لِفَقْدِ الْمُصْطَفَى بِالنُّوْرِ حَقًّا

رَسُوْلِ اللهِ مَا لَكَ مِنْ ضَرِيْبِ

میرا یہ درد رسول اللہ ﷺ کے آنکھوں سے اوجھل ہونے کی وجہ سے ہے جو سراپا نور ہیں،

حقیقتاً اللہ کے رسول ﷺ ہیں، کائنات میں آپ ﷺ کی کوئی مثل نہ تھا

كَرِيْمِ الْخِيْمِ أَرْوَعَ مَضْرَحِيٍّ

طَوِيْلِ الْبَاعِ مُنْتَجَبٍ نَجِيْبِ

بہت اچھی عادات والے بڑے سردار بڑے بہادر، بڑے طاقتور، اللہ تعالیٰ کی انتخاب کردہ برگزیدہ ہستی

ثِمَالِ الْمُعْدَمِيْنِ وَكُلِّ جَارٍ
وَ مَأْوَى كُلِّ مُضْطَهَدٍ غَرِيْبِ

جو نادار و بے نواؤں اور تمام ہمسایوں کے والی وارث، اور مظلوم مسافروں کے ماویٰ وملجا ہیں

فَاتِحٍ خَاتِمٍ رَحِيْمٍ رَءُوفٍ
صَادِقِ الْقِيْلِ طَيِّبِ الْأَثْوَابِ

آپ ﷺ فاتح اعظم، خاتم الانبیاء، رحم فرمانے والے اور مہربان ہیں، سچی بات اور پاکیزہ لباس والے ہیں

مُشْفِقٍ نَاصِحٍ شَفِيْقٍ عَلَيْنَا
رَحْمَةً مِنْ إِلٰهِنَا الْوَهَّابِ

آپ ﷺ ہمارے لیے ہمیشہ شفیق ومہربان تھے، نصیحت کرنے والے، نہایت مہربان رب العالمین

کی طرف سے ہم پر رحمت تھے

رَحْمَةُ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ
وَجَزَاهُ الْمَلِيْكُ حُسْنَ الثَّوَابِ ❶

اللہ تعالیٰ کی رحمت وسلام آپ پر ہو اور مالک الملک آپ کو بہترین جزا دے

## مرویات

خواتین اہل بیت طیبات رضی اللہ عنہن نے اپنی حیاتِ مقدسہ میں جہاں ذاتِ رسالت مآب ﷺ کا دفاع کیا، وہیں فرامینِ رسول ﷺ کی حفاظت کے تعلق سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب وملت میں نہیں مل سکتی۔

❶ ۔۔۔الطبقات الکبری، أبو عبد اللہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفی: 230ھ
ذکر من رثی النبی ﷺ جلد 2 صفحہ 249، 250 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت
نوٹ۔۔۔۔ یہ تمام اشعار مختلف مرثیوں کے ہیں۔

تذکرہ نگاروں میں ابن سعد، ابن عساکر اور ابن حجر عسقلانی وغیرہم نے لکھا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کیں۔ ❶

حلیۃ الاولیاء میں مشہور محدث ابونعیم اصبہانی المتوفی 430ھ اپنی سند کے ساتھ ایک روایت لائے جس میں راوی نے ''عَنْ بَعْضِ عَمَّاتِ النَّبِيِّ ﷺ'' روایت کیا، لیکن جامع صغیر، کنز العمال، میں علامہ سیوطی اور ہندی نے اپنی اسناد کے ساتھ ''عَنْ عَمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ'' درج ذیل روایت نقل کی ہے، آپ فرماتی ہیں:

''قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَهِيْدُ الْبَرِّ يُغْفَرُ لَهُ كُلَّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ وَالْأَمَانَةَ وَشَهِيْدُ الْبَحْرِ يُغْفَرُ لَهُ كُلَّ ذَنْبٍ وَالدَّيْنَ وَالْأَمَانَةَ'' ❷

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: ''جو خشکی میں شہید ہو اُس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر (حقوق العباد کے معاملے میں) قرض اور امانت (کے متعلق سوالات ہوں گے) اور جو دریا میں شہادت پائے اُس کے تمام گناہ اور حقوق العباد (میں ہونے والی کمی کوتاہی) سب معاف ہوجاتے ہیں۔''

---

❶ --- الطبقات الكبرى. أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى: 230ھ
ذِكْرُ عَمَّاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ جلد 8 صفحہ 34 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

☆ --- تاريخ دمشق. أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر المتوفى: 571ھ
باب معرفة أمه وجداته وعمومته وعماته. جلد 3 صفحہ 121 مطبوعہ دار الفكر مصر

☆ --- الإصابة في تمييز الصحابة. أحمد بن علي المعروف بابن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ
حرف الصاد المهملة. جلد 8 صفحہ 214 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

❷ --- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء. أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني المتوفى: 430ھ
ذِكْرُ طَوَائِفَ مِنْ جَمَاهِيرِ النُّسَّاكِ وَالْعُبَّادِ جلد 8 صفحہ 50 مطبوعہ دار الكتاب العربي بيروت

## وقتِ رحلت

سرورِ کائنات، سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصال باکمال کے بعد آپ نے بقیہ زندگی زُہد وعبادت، جود وسخا، ایثار وقربانی اور اللہ جل جلالہ اور اُس کے رسول مکرم ﷺ پر فدا کاری کا پیکر بن کر گزاری، یہاں تک کہ وہ لمحہ بھی آ گیا جب آپ کی پاکیزہ روح اپنے خالق حقیقی کی طرف پرواز کرگئی تاکہ رب العالمین کی خلد بریں میں جا کر مقیم ہو۔

آپ نے 20 ہجری میں وصال فرمایا، اُس وقت عمر مبارک 73 برس تھی، آپ کی نماز جنازہ امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ جنت البقیع شریف میں آرام فرما ہوئیں۔ (1)

فقہائے احناف رحمۃ اللہ علیہم نے جنت البقیع کی حاضری وزیارت کے آداب اور مدفونین جنت البقیع کی بارگاہوں میں سلام عرض کرنے کا طریقہ بیان کیا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''ایک جماعتِ علماء نے تصریح فرمائی کہ زیارت بقیع شریف میں قبہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے ابتداء کرے اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر ختم کرے

(1) ـــ المستدرك على الصحيحين, أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري المتوفى: 405ھ ذِكْرُ بَنَاتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ جلد4 صفحه 55 الرقم 6864 - مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

☆ ـــ عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير, أبو الفتح ابن سيد الناس الربعي المتوفى: 734ھ ذِكْرُ أَعْمَامِهِ وَعَمَّاتِهِ ﷺ, جلد2 صفحه 365 مطبوعه دار القلم بيروت

☆ ـــ سير أعلام النبلاء, شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد الذهبي المتوفى: 748ھ 137 - صفية عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ جلد3 صفحه 510 مطبوعه دار الحديث القاهرة

یہ بہتر ہے کیونکہ باہر والا جب دائیں طرف سے شروع کرے تو پہلے وہی ملتا ہے تو ان کو سلام کیے بغیر گزر جانا بے ادبی ہے، جب ان پر گزرے اور جو مزار پہلے آتا جائے سلام کرتا جائے ،تو واپسی مزار سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا پر ختم کرے جیسا کہ بہت سے ہمارے مشائخ نے تصریح فرمائی'' [1]

درج بالا سطور میں رسول اللہ ﷺ کی پیاری پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی باکمال شخصیت کے احوال مبارک، آپ کا مقام ومرتبہ اور سیرت وکردار کی ایک طائرانہ جھلک پیش کی گئی ہے۔آپ کے محامد وکمالات بے حد و بے حساب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو سیرت وکردار کی ہر خوبی سے نوازا تھا جس کا احاطہ کرنا بے حد مشکل ہے۔

ناصر کاظمی کے اشعار کی زبان سے راقم عمۃ مصطفیٰ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ ناز میں اپنا اظہارِ عجز پیش کرتا ہے:

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے — قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے — ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

[1] ۔۔۔فتاوی الرضویہ ،اعلی حضرت امام الشاہ احمد رضا خان قادری البریلوی المتوفی :1340ھ کتاب الجنائز جلد 9 صفحہ 189 مکتبۃ المدینہ لائبریری

# ۲ سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا

آپ، رسول کریم ﷺ کی سگی پھوپھی جان ہیں۔آپ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو طالب علیہ السلام والدِ مصطفیٰ کریم ﷺ سیدنا عبد اللہ علیہ السلام کی ہمشیرہ ہیں۔

آپ جلیل القدر اور عظیم المرتبت خاتون تھیں۔آپ فصاحت وبلاغت اور ادب وشعر میں اونچے درجے پر فائز تھیں۔اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ عربی زبان کی ناقابل فراموش شاعرات میں سے ایک ہیں۔آپ کے لکھے ہوئے سوز وگداز سے بھرپور مرثیوں کی نظیر عربی ادب ہی میں نہیں بلکہ عالمی ذخیرۂ ادب میں ملنا بھی مشکل ہے۔

متعدد اہل علم وارباب تحقیق نے اِن کے اسلام کے ثبوت میں اِن کے اشعار کو پیش کیا ہے۔آپ، رسول اللہ ﷺ کی بہت بڑی مداح تھیں۔اپنے اشعار میں متعدد مقامات پر امام الانبیاء ﷺ کی مدح کی ہے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبوت ورسالت کا جو منصبِ عظیم عطا کیا گیا تھا' اُس پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور آپ ﷺ کو برحق نبی قرار دیا ہے۔حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

''واستدلّ على إسلامها بشعرلها تمدح فيه النبيّ ﷺ وتصفه بالنّبوّة''[1]

[1] ---الإصابة في تمييز الصحابة, أحمد بن علي المعروف بابن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ حرف السين المهملة, جلد 8 صفحہ 404 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

☆---السيرة الحلبية, أبو الفرج علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي المتوفى: 1044ھ باب: بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالى, الجلد الاول صفحہ 210 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

اِن کے اسلام لانے پر ان کا وہ شعر دلالت کرتا ہے، جس میں انھوں نے نبی کریم ﷺ کی مدح اور نبوت کی تعریف بیان کی ہے۔

طبقاتِ ابن سعد میں ہے:

''ثُمَّ أَسْلَمَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِمَكَّةَ وَهَاجَرَتْ إِلَى الْمَدِيْنَةِ'' [1]

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا بن عبدالمطلب مکہ مکرمہ میں اسلام لائیں اور پھر ہجرتِ مدینہ منورہ کا شرف حاصل کیا۔ ایسے اوصاف وکمالات کی پیکر ہستی کے احوال ومناقب، شخصی اور خاندانی اوصاف میں سے کچھ پیش خدمت ہے

## شادی واولاد

دورِ جاہلیت میں آپ کی شادی امین قریش جناب ابواُمیہ بن مغیرہ سے ہوئی، جو قبیلہ بنومخزوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اِن کا نام 'حذیفہ' یا 'سہیل' تھا لیکن اپنی کنیت 'ابوامیہ' سے معروف ہوئے، سلسلۂ نسب کچھ اِس طرح ہے:

''ابواُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی''

سردارِ انبیاء ﷺ کے ساتویں جد حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ پہ جا کر اِن کا نسب رسول اللہ ﷺ کے نسبِ شریف سے مل جاتا ہے۔

آپ پورے قریش میں اپنی فیاضی اور سخاوت کی وجہ سے مشہور تھے، آپ اُن تین افراد میں شامل تھے جنھیں اِن کی سخاوتِ طبع کے پیشِ نظر ''زَادُ الرَّاكِبِ''، یعنی

[1] ۔۔۔ الطبقات الكبرى, أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى: 230ھ ذِكْرُ عَمَّاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ جلد 8 صفحہ 36 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

''مسافر کا توشہ'' کہا جاتا تھا۔ علماء نے اِس کی وجہ لکھی کہ یہ جب بھی سفر پر نکلتے اور اِن کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہو لیتے تو نہ وہ لوگ اپنا زادِ سفر ساتھ لیتے اور نہ انھیں دورانِ سفر آگ جلانے کی حاجت پیش آتی، بلکہ یہ تنہا اُن سب لوگوں کے کھانے پینے کا انتظام کیا کرتے۔ [1]

آپ کے شوہر قریش کے معمر ترین اور شریف النفس شخصیت شمار ہوتے۔ تعمیر کعبہ معظّمہ میں جب حجر اسود کو اُٹھا کر اس کی اپنی اصل جگہ پر رکھنے کا وقت آیا تو قریش میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا۔ وہ چار سے پانچ روز اِس اختلاف میں اُلجھے رہے کہ کون اِسے اُٹھا کر اِس کی اپنی اصل جگہ پر رکھے۔ ہر قبیلہ، ہر سردار اِس کا خواہش منداور اپنے آپ کو حقیقی حقدار سمجھتا کہ یہ حق صرف اُسی کا ہے۔ ایک دن صحن کعبہ میں جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے ایک مجمع لگا ہوا تھا تو جناب ابو اُمیہ بن مغیرہ نے کھڑے ہو کر مجمع والوں سے کہا:

''اِجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ حَكَمًا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ يَقْضِيْ بَيْنَكُمْ''

اے گروہِ قریش! اِس مسجد کے دروازے سے جو پہلا شخص داخل ہو اُس کو اپنے آپس کے اختلافی مسئلہ میں فیصلہ کرنے والا بنالو۔

ابو امیہ چونکہ اُس وقت پورے قبیلہ میں سن رسیدہ تھے، اِس لیے آپ کی رائے کو مان لیا گیا، پھر وقتِ صبح سب سے پہلے مسجد حرام میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، جب انھوں نے آپ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھا، تو پکار اُٹھے:

[1] ـــ الإصابة في تمييز الصحابة، أحمد بن علي المعروف بابن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ حرف العين المهملة، جلد 8 صفحہ 229 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

"هَذَا الْأَمِينُ قَدْ رَضِينَا بِهِ"

یہ تو امین ہیں، یہ محمد ﷺ ہیں، ہم (ان کے امیر و ثالث بننے پر) راضی ہیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک کپڑا لاؤ، تو آپ ﷺ کے پاس کپڑا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس حجرِ اسود کو لیا اور اپنے ہاتھ سے اُس کپڑے میں رکھا اور فرمایا کہ ہر ایک قبیلے کا سردار اِس کپڑے کا ایک ایک کونا پکڑے اور سب کے سب مل کر اِس کو اُٹھاؤ، انھوں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب وہ اس کو لے کر اُس حجر کے رکھنے والے مقام تک پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اُس کو رکھ دیا اور پھر بقیہ تعمیرات ہونے لگیں۔ ❶

تو قریش کے اس اختلاف کا فیصلہ کن حل نکالنے والے جناب ابوامیہ تھے۔ معروف سیرت نگار برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں، جب ان کی وفات ہوئی تو سیدنا ابوطالب علیہ السلام نے اِن کے اوصاف وخصائل پر ایک طویل قصیدہ کہا۔ ❷

چند اشعار پیشِ خدمت ہیں:

أَرِقْتُ وَ دَمْعُ الْعَيْنِ فِي الْعَيْنِ غَائِرُ
وَجَادَتْ بِمَا فِيهَا الشُّؤُونُ الْأَعَاوِرُ

میں اُن کے فراق میں جاگتا رہا، آنسو آنکھوں میں ڈوبا رہا اور تھک جانے والی آنکھوں کی رگوں میں دوڑتا رہا۔

---

❶ ـــ السيرة النبوية لابن هشام، أبو محمد جمال الدين عبد الملك بن هشام الحميري المتوفى: 213ھ
حديثُ بُنيانِ الْكَعْبَةِ المجلد الأول صفحه 180 مطبوعه شركة الطباعة الفنية المتحدة

☆ ـــ السيرة الحلبية، أبو الفرج علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي المتوفى: 1044ھ
باب: بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالى، الجلد الاوّل صفحه 210 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

❷ ـــ السيرة الحلبية، أبو الفرج علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي المتوفى: 1044ھ
باب: بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالى، الجلد الاوّل صفحه 211 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

عَلٰی خَیْرِ حَافٍ مِنْ قُرَیْشٍ وَنَاعِلٍ
اِذَا الْخَیْرُ یُرْجٰی اَوْ اِذَا الشَّرُّ حَاضِرُ

وہ پورے قریش کے نہایت عمدہ انسان تھے، اچھائیوں کے ملنے اور برائیوں کے دفاع کے لیے اُن ہی سے اُمیدیں وابستہ رہتی تھیں۔

بِسَرْوِ سُحَیْمٍ عَارِفٌ مُفَاکِرٌ
وَ فَارِسُ غَارَاتٍ خَطِیْبٌ وَ یَاسِرُ ❶

سرو سہیم نامی وادیوں کے درمیان وہ ایک مدبر، شجاع، بہادر، خطیب، جنگجو اور مقابلو میں کامیاب انسان کی حیثیت رکھتے تھے۔

ابوامیہ بن مغیرہ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی جان جناب سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت عبدالمطلب سے ہوئی۔ جن سے تین بچے عبداللہ، زُہیر اور قریبہ پیدا ہوئے۔ دوسری شادی انھوں نے عاتکہ بنت عامر کنانیہ سے کی جن کے بطن سے ام المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ اِس لحاظ سے رسول کریم ﷺ کی پھوپھی جان سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی والدہ ہوئیں۔ ❷

① حضرت عبداللہ بن اَبی امیہ رضی اللہ عنہ

آپ، سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کے بڑے بیٹے اور ام المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے باپ شریک بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں دولتِ اسلام سے نوازا، فتح مکہ سے پہلے

---

❶ ۔۔۔ دیوان ابی طالب، عربی اردو، مرتب ڈاکٹر محمد التونجی، مترجم رضی جعفر نقوی صفحہ 80 مطبوعہ فیروز پور روڈ لاہور

❷ ۔۔۔ الجوهرة في نسب النبي وأصحابه العشرة، محمد بن أبي بكر التلمساني المتوفى: بعد 645ھ عمّاتہ ﷺ - جلد 2 صفحہ 49 مطبوعہ دار الرفاعي الرياض

ہجرت کی اور راستے میں اسلام قبول کیا۔ فتح مکہ اور غزوہ حنین میں شریک ہوئے، ماہِ شوال 8 ہجری میں غزوۂ طائف میں انھیں تیر لگا جس کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ [1]

② جنابِ زُہیر بن اَبی امیہ رضی اللہ عنہ

آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، مؤلفۃ القلوب میں سے شمار ہوتے تھے۔ غزوۂ حنین کے اختتام پر رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایک سو اونٹ دیے تھے۔ شعبِ ابی طالب میں محاصرے کے دوران جو معاہدہ قریش کے ساتھ ہوا تھا اُسے ختم کرانے والوں میں ان کا بھی شمار ہوتا ہے۔ [2]

③ حضرت قریبہ الکبری بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا

انھیں شرف صحابیت حاصل تھا۔ ان کی شادی زمعہ بن اسود بن مطلب سے ہوئی جن سے عبداللہ، وہب، یزید اور حارث پیدا ہوئے۔ [3]

**نوٹ:** معروف سیرت نگار مؤرخ علامہ ابن سعد المتوفی 230ھ نے ''الطبقات الکبیر'' میں سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کے شوہر جناب ابوامیہ بن مغیرہ کی ایک اہلیہ کا نام ''عاتکہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس'' بھی لکھا جن سے حضرت قریبہ الصغریٰ رضی اللہ عنہا

---

[1] ---أسد الغابة في معرفة الصحابة, عز الدين ابن الأثير الشيباني الجزري المتوفى: 630ھ
2820- عبد الله بن أبي أمية رضي الله عنه جلد3 صفحه176 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

☆---الإصابة في تمييز الصحابة, أحمد بن علي المعروف بابن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ
ذكر من اسمه عبد الله, جلد4 صفحه10 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

[2] ---الجوهرة في نسب النبي وأصحابه العشرة, محمد بن أبي بكر التلمساني المتوفى 645ھ
أزواجه ﷺ - جلد2 صفحه65 مطبوعه دار الرفاعي الرياض

[3] ---أنساب الأشراف, أحمد بن يحيى بن جابر بن داود البلاذري المتوفى: 279ھ
أزواج رسول الله ﷺ وولده المجلد الاول صفحه432 مطبوعه دار الفكر بيروت

پیدا ہوئیں، یہ اسلام لائیں اور شرف بیعت بھی حاصل کیا۔ (ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کے مطابق اِن کا نکاح سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا جب یہ ایمان نہیں لائی تھیں، واللہ اعلم) پھر اِن کا نکاح سیدنا عبد الرحمن بن سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے ہوا تھا جن سے عبداللہ، ام حکیم اور حفصہ پیدا ہوئے۔ ❶

## اپنے والدِ گرامی کا مرثیہ

آپ میں فصاحت وبلاغت اور ادب وشعر کا ملکہ موروثی تھا، اپنے والدِ گرامی کی عظمت وشرافت، جودت وسخاوت اور جرأت وبہادری کو نہایت خوبصورت پیرائے سے اشعار میں بیان کیا، جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انھیں اِس سلسلے میں کس درجہ مہارت تھی۔ آپ مرثیوں میں شدتِ غم وکثرتِ اَلم کا اظہار ایسے دِلسوز اور جاں گداز الفاظ میں کرتیں کہ لوگ بے تاب ہوجاتے، چند اشعار پیشِ خدمت ہیں:

أَعَيْنَيَّ جُوْدَا وَ لَا تَبْخَلَا
بِدَمْعِكُمَا بَعْدَ نَوْمِ النِّيَامِ

اے میری دونوں آنکھو! آنسو بہانے میں بخل سے کام نہ لو، سخاوت کا اظہار کرو، آج تمھیں یہی زیب دیتا ہے

أَعَيْنَيَّ وَاسْتَخْرِطَا وَاسْجُمَا
عَلَى رَجُلٍ غَيْرِ نِكْسٍ كَهَامِ

اے میری دونوں آنکھو! خوب جم کر رو لو اور ایسی شخصیت پر آنسو بہاؤ جو نہ کبھی پیچھے رہنے والے تھے اور نہ کمزور

---

❶ ۔۔۔ الطبقات الكبرى, أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى: 230ھ
4207- قُرَيْبَةُ الصُّغْرَى بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ جلد 8 صفحہ 206 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

☆ ۔۔۔ فتح الباري شرح صحيح البخاري, أبو الفضل أبن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ
قَوْلُهُ بَابُ نِكَاحِ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتِهِنَّ جلد 9 صفحہ 418 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

عَلٰی شَیْبَةِ الْحَمْدِ وَارِی الزِّنَادِ
وَذِی مَصْدَقٍ بَعْدَ ثَبْتِ الْمَقَامِ

(میری آنکھو آنسو بہاؤ) مہمان نواز شیبۃ الحمد پر جو اپنے مقام پر جم کر سخت حملہ کرنے والے ہیں

وَسَهْلِ الْخَلِيقَةِ طَلْقِ الْيَدَيْنِ
وَفِیٍّ عُدٍّ مِلِیٍّ صَمِیْمٍ لُهَامِ

نرم سیرت والے، کشادہ ہاتھوں والے، وفادار، سخت پختہ ارادے والے، بہت خیر والی شخصیت

تَبَنَّكَ فِی بَاذِخٍ بَیْتُهُ
رَفِیْعِ الذُّؤَابَةِ صَعْبِ الْمَرَامِ ❶

اُس پر آنسو بہاؤ جس کے گھر کی بنیاد بزرگی کے بلند مقام پر استوار تھی، اعلیٰ مقاصد والے بلند مقام پر فائز

## ایک سچا خواب

ماہِ رمضان المبارک 2 ہجری حق و باطل کے پہلے عظیم معرکے غزوہ بدر کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا نے ایک خواب دیکھا، جس سے آپ بہت گھبرا گئیں اور اپنے (باپ شریک) بھائی سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے اِس خواب کا تذکرہ کیا اور عرض کیا کہ یہ خواب کسی کو نہ بتائیں۔ مجھے خوف ہے کہ اِس خواب کی

❶---الطبقات الكبرى, أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى: 230ھ
4104- عاتكة بنت عبد المطلب جلد 8 صفحہ 38 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت
☆---تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام, أبو عبد الله محمد بن أحمد الذهبي المتوفى: 748ھ
غَزْوَةُ بَدْرٍ الْكُبْرَى جلد 2 صفحہ 76 مطبوعہ دار الكتاب العربي بيروت
☆---تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس, حسين بن محمد الدِّيار بكْري المتوفى: 966ھ
الجزء الأول صفحہ 369 مطبوعہ دار صادر بيروت

وجہ سے کہیں اہل قریش کسی مصیبت کا شکار نہ ہو جائیں۔ اِس خواب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ فرماتی ہیں:

''میں نے دیکھا کہ ایک اونٹ سوار شخص آیا اور وادیٔ بطحا میں کھڑے ہو کر بہت بلند آواز بلکہ چیخ چیخ کر یہ اعلان کیا: اے آل غدر! تین دن کے اندر اندر تم اپنی قتل گاہوں کی طرف چلے جاؤ۔ پھر اُس نے لوگوں کو جمع ہونے کا کہا۔ سب لوگ جمع ہو گئے پھر اُس کا اونٹ مسجد میں داخل ہوتا ہے، لوگ بھی اس کے پیچھے چلنے لگتے ہیں، پھر وہ کعبہ شریف کی طرف پہنچ کر بھی یہی اعلان تین مرتبہ کرتا ہے، پھر اُس کا اونٹ جبل ابوقبیس پر پہنچ جاتا ہے۔ وہاں پہنچ کر تین مرتبہ وہی اعلان دہراتا ہے۔ پھر ایک چٹان (نما بھاری پتھر) کو جبل ابی قبیس سے لڑھکا دیتا ہے جب وہ چٹان نیچے پہنچتی ہے تو ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ذرات (قریش کے قبائل) بنو ہاشم اور بنو زُہرہ کے گھروں کے علاوہ مکہ مکرمہ کے ہر گھر اور ہر مکان میں اُڑ کر جاتے ہیں۔''

جب رسول کریم ﷺ کے چچا جان سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے یہ خواب سنا تو کہا: اِس خواب کو چھپاؤ، پھر آپ خوف زدہ حالت میں گھر سے نکلے تو راستے میں اپنے دوست ولید بن عتبہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے وہی خواب انھیں سنا کر کسی سے ذکر نہ کرنے کی تاکید کی، لیکن یہ خواب لوگوں کے درمیان پھیلتا گیا اور اِس پر تبصرے ہونے لگے۔ آخر کار ابوجہل کو بھی اِس خواب کا پتا چل گیا، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ طوافِ کعبہ مقدسہ میں مصروف تھے کہ ابوجہل اپنے ساتھیوں کے ساتھ آپ کے پاس پہنچا اور کہا: اے

ابوالفضل! طواف سے فارغ ہوکر ہمارے پاس آجانا۔ چناں چہ جب سیدنا عباس رضی اللہ عنہ طواف سے فارغ ہوکر ابوجہل کے پاس گئے تو اُس نے کہا:

''اے اولادِ عبدالمطلب! کیا تم لوگ اِس بات سے راضی نہیں تھے کہ تمہارے مردوں میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اب تمھاری عورتیں بھی یہ دعویٰ کرنے لگیں۔''

(تمہاری بہن) عاتکہ نے جو کہا ہے کہ میں نے ایسا ایسا خواب دیکھا ہے اب ہم اِس کا تین دن انتظار کریں گے۔ اگر حق ہوگا تو ایسا ہی ہوگا، وگرنہ ہم یہ بات لکھ کر مشہور کردیں گے کہ تمھارا گھرانہ عرب کا سب سے جھوٹا گھرانا ہے۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (دیکھا جائے گا) تو جھوٹ اور بخل میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اِس خواب کے تیسرے دِن ہی ضمضم بن عمرو غفاری مکہ معظّمہ میں داخل ہوا جسے اُس وقت ابوسفیان نے بھیجا تھا۔ اُس نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے اپنے اونٹ کے کان کاٹ دیے اور اپنے کپڑے آگے اور پیچھے سے پھاڑ ڈالے اور اپنے اونٹ کی پشت آبادی کی طرف کرکے چیخ کر کہا: اے قریش کی جماعت! اپنے قافلہ کو بچاؤ، اپنے قافلہ کو بچاؤ، محمد (ﷺ) اور اُس کے ساتھیوں نے تمہارے قافلے کو لوٹنے کا ارادہ کیا ہے، جلدی اُس کی مدد کو پہنچو، اللہ کی قسم! مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ تم اپنے قافلے کو نہیں بچا سکو گے۔ لوگ یہ سن کر اپنے قافلے کو بچانے کے لیے اپنے گھروں سے نکلے، اور غزوہ بدر کا واقعہ رونما ہوا۔ (1)

(1) ۔۔۔ السيرة النبوية لابن هشام, أبو محمد جمال الدين عبد الملك بن هشام المعافري المتوفى: 213ھ
رثاء عاتكة لأبيها عبد المطلب, المجلد الاول صفحه 171 مطبوعه مصطفى البابي الحلبي بمصر

قریش نے اپنا تمام مال و متاع داؤ پر لگا کر جنگ کی تیاری کی۔ جب انھوں نے عزمِ سفر کیا تو قریشِ مکہ کی فوج کی تعداد نو سو پچاس تھی۔ ان کے پاس ایک سو گھوڑے تھے جن پر ایک سو زرہ پوش سوار تھے۔ پیدل سپاہیوں کے لیے بھی زرہیں مہیا تھیں۔ ان کے ساتھ رقص کرنے والی کنیزیں بھی تھیں۔ جو دف بجا رہی تھیں اور جوشیلے گیت گا کر ان کی آتشِ غضب کو اور بھڑکا رہی تھیں۔ سو قریش کا یہ لشکرِ جرار مٹھی بھر مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے بڑے غرور اور تکبر کے ساتھ روانہ ہوا۔ یوں آپ کا خواب سچ ثابت ہوا۔

## خصائص و محاسن

ہر انسان کی شخصیت بڑی حد تک اپنے خاندان کے حالات، اپنے ماں باپ کے اخلاق اور اس ماحول سے وابستگی رکھتی ہے، جس میں وہ نشوونما پاتا ہے۔ یہ حقیقت اس حد تک واضح ہے کہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر اولاد اپنے والدین کی شخصیت اور خاندانی طرزِ تربیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ سیدہ عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا خاندانی رفعت، نسبی شرافت، اور پاکیزہ سیرت کے بلند مقام پر فائز تھیں آپ اُس خانوادہ سے تعلق رکھتی ہیں، جو تہذیب و معاشرت اور اخلاق و کردار کے اعتبار سے پورے عرب میں ممتاز، جاہلیت کے اثرات سے پاک اور انسانی اقدار کا نمائندہ تھا۔ جس خاندان نے ایثار و وفا، شجاعت و ہمت اور عزم و استقلال کی مثالیں قائم کیں، اپنے شہزادوں اور شہزادیوں کی تعلیم و تربیت ایسی عمدگی سے کی کہ وہ قوم کے بہترین فرد بنے۔ آپ میں

موروثی صفات اور خاندانی خصوصیات پوری طرح راسخ اور اجاگر تھیں۔

''الدر المنثور في طبقات ربات الخدور''میں ہے:

''كَانَتْ مِنْ أَوْفَرِ النِّسَاءِ الْقُرَشِيَّاتِ عَقْلًا وَأَحْلَاهُنَّ مَنْطِقًا، وَأَحْسَنُهُنَّ تَصَوُّرًا وَتَبَصُّرًا'' (1)

آپ قبیلہ قریش کی ان خواتین میں سے ایک ہیں جو بہترین ذہانت، شیریں اندازِ گفتگو، خوبصورت تخیل اور اعلیٰ بصیرت کی مالک تھیں۔

حرب فجار کی جنگوں میں اُن دِنوں عکاظ بازار میں میلے لگا کرتے تھے اور ہر قبیلہ سے نامی گرامی افراد اپنے نسلی اور نسبی تفاخر کو اشعار کی صورت بیان کرتے، ایک بار سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا نے بھی قریش کے فخر وتفاخر کو اپنے اشعار میں بیان کیا، جنھیں آج بھی حماسیات میں بہترین اشعار قرار دیا جاتا ہے۔

چند اشعار کا ترجمہ خلاصۃً پیش خدمت ہے:

''اے پوچھنے والے! ہماری بہادری کا حال ہماری قوم قریش کے سامنے بنو قیس سے پوچھ اور ان سے جنھیں بنو قیس جتھے بنا کر لائے اور جن کی بدکرداری اور ذلت باقی رہے گی اور ہماری لڑائی کا حال (دیکھنے کی بجائے) سننا ہی کافی رہے گا۔ اس جتھے میں زرہیں، آلات حرب اور بڑا کمانڈر تھا جس کا (لوہے کے لباس میں شامل ٹوپی نما سرپوش) آہنی خود چمک رہا تھا۔ (جو سر کو ضرب سے بچانے کے لیے عموماً پہنا جاتا ہے۔)

(1)۔۔۔الدر المنثور في طبقات ربات الخدور، زينب بنت علي العاملي المتوفى: 1332ھ عاتكة بنت عبد المطلب الهاشمية، الجلد الاوّل صفحہ 319 مطبوعہ المطبعة الكبرى الأميرية، مصر

عکاظ (کے بازار) میں جب دیکھنے والے اس (آہنی) خود کو دیکھ رہے تھے تو ان کی آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں۔ اس جتھے (لشکر) میں ہم نے مالک (قصری بادشاہ) کو باندھ کر قتل کر دیا جب کہ اس کے ذلیل گھٹیا ساتھی اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ہمارے بہادروں نے اسے کھلے میدان میں پچھڑا ہوا چھوڑا کہ اس حالت میں ٹیلے اسے نوچ رہے تھے (یعنی خشک صحراؤں کے درندے انھیں کھا رہے تھے کیوں اُن کا کوئی لشکری ان کے ساتھ نہ بچا تھا۔) ❶

## مرویات

حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی 852ھ لکھتے ہیں:

(حافظ الحدیث ابوالحسن علی بن عمرو) دارقطنی (بغدادی المتوفی 385ھ) نے کتاب الاخوۃ میں فرمایا: ''ان کے ایک شعر میں ان (کے ایمان) کی تصدیق کا ذکر ہے'' اور آپ سے کوئی روایت مروی نہیں ہے۔

(اور عظیم محدث ابوعبداللہ محمد) ابن مندہ (حنبلی المتوفی 395ھ) نے اِن کو جماعتِ صحابہ میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ''اِن سے ام کلثوم بنت عقبہ نے روایت کی۔'' ❷

---

❶ ---الدر المنثور في طبقات ربات الخدور, زينب بنت علي العاملي المتوفى:1332ھ عاتكة بنت عبد المطلب الهاشمية, الجلد الاول صفحه 320 مطبوعه المطبعة الكبرى الأميرية, مصر

❷ ---الإصابة في تمييز الصحابة, أحمد بن علي المعروف بابن حجر العسقلاني المتوفى:852ھ حرف العين المهملة, جلد 8 صفحه 229 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

## رسول کریم ﷺ کی ثناء خوانی

حضور سرورِ عالم ﷺ کی تعریف وتوصیف ایسا موضوع ہے جو ہمہ گیر بھی ہے اور وسعت پذیر بھی، نظم ونثر کی ہر صنف میں رسول اللہ ﷺ کی ثناء خوانی موجود ہے۔ نعتِ رسول ﷺ ہمارے ادب کا وہ قیمتی سرمایہ ہے جس نے ایک طرف زبان وبیان کے ذوقِ لطیف کو تسکین بخشی ہے تو دوسری طرح ہماری روح کو تازگی ومسرت عطا کی ہے اور دِلوں کو عشقِ مصطفیٰ کریم ﷺ کے بیش بہا تحفے دیئے ہیں۔

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا عرب شاعرات میں منفرد مقام رکھتی ہیں، آپ کی بیش تر شاعری مرثیہ گوئی پر مشتمل ہے، رسول کریم ﷺ کے وصال باکمال کے بعد آپ نے اوصاف وکمالاتِ مصطفیٰ ﷺ پر ایک عالی شان قصیدہ بیان فرمایا، کچھ اشعار پیش خدمت ہیں:

يَا عَيْنُ جُوْدِيْ مَا بَقِيْتِ بِعَبْرَةٍ
سَحًّا عَلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ أَحْمَدِ

اے میری آنکھ! تو جب تک باقی ہے فیاضی کے ساتھ آنسو بہاتی رہ، تمام مخلوق میں سے بہترین (سیدنا) احمد مصطفیٰ ﷺ پر

يَاعَيْنُ فَاحْتَفِلِيْ وَسُحِّيْ وَاسْجُمِيْ
وَ ابْكِيْ عَلَى نُوْرِ الْبِلَادِ مُحَمَّدِ

اے میری آنکھ! آمادہ ہوجا' اور اچھی طرح سے رولے (ہمارے سردار) محمد ﷺ پر وہ جو تمام ملکوں کے نور تھے

---

1 ـــ الطبقات الكبرى, أبو عبدالله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى: 230ھ
ذكر مَنْ رَثَى النَّبِيَّ ﷺ جلد 2 صفحہ 248 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت

فَعَلَيْكَ رَحْمَةُ رَبِّنَا وَ سَلَامُهُ

يَا ذَاالْفَوَاضِلِ وَالنَّدَى وَالسُّؤْدَدِ

آپ پر ہمارے رب کی رحمت اور سلام ہو اے فضیلتوں والے، سخاوتوں کے پیکر، سردار

ایک اور قصیدہ میں فرماتی ہیں:

أَعَيْنَيَّ جُودَا بِالدُّمُوعِ السَّوَاجِمِ

عَلَى الْمُصْطَفَى بِالنُّورِ مِنْ آلِ هَاشِمِ

اے میری آنکھ! آنسوؤں کی جھڑی لگادو، اُن پر جو آلِ ہاشم کے نور اور برگزیدہ ہیں

عَلَى الْمُصْطَفَى بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْهُدَى

وَ بِالرُّشْدِ بَعْدَ الْمُنْدَبَاتِ الْعَظَائِمِ

جو مصطفیٰ ہیں بڑے بڑے حوادث کے بعد بھی برگزیدہ ہو کر آئے، حق ونور وہدایت اور ارشاد ساتھ لائے تھے

عَلَى الْمُرْتَضَى لِلْبِرِّ وَالْعَدْلِ وَالتُّقَى

وَلِلدِّيْنِ وَالْإِسْلَامِ بَعْدَ الْمَظَالِمِ

اُن پر آنسو بہاؤ جو مظالم کے بعد نیکی وعدل وتقویٰ، دین واسلام کے پسندیدہ تھے

عَلَى الطَّاهِرِ الْمَيْمُوْنِ ذِي الْحِلْمِ وَالنَّدَى

وَ ذِي الْفَضْلِ وَالدَّاعِي لِخَيْرِ التَّرَاحُمِ ❶

اُن پر آنسو بہاؤ جو پاک تھے، برکت والے، تحمل والے، سخاوتوں والے آپس میں رحم وکرم کے ساتھ رہنے کی دعوت دینے والے

❶ ۔۔۔الطبقات الکبری, أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفی:230ھ ذِکْرُ مَنْ رَثَى النَّبِيَّ ﷺ جلد 2 صفحہ 249 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

## وفات حسرت آیات

ہمیں اپنی بساط کے مطابق تاریخی مصادر ومنابع میں رسول کریم ﷺ کی پھوپھی سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے متعلق کوئی حتمی قول نہیں مل پایا۔ البتہ کتاب 'انساب الاشراف' میں علامہ احمد بن یحییٰ البلاذری المتوفی 279ھ نے فرمایا:

''وَمَاتَتْ قَبْلَ الْهِجْرَةِ'' (1)

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت سے پہلے وفات پائی۔

منقول ہے کہ آپ جنت البقیع شریف میں اپنی ہمشیرہ محترمہ، عمۃ النبی ﷺ سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

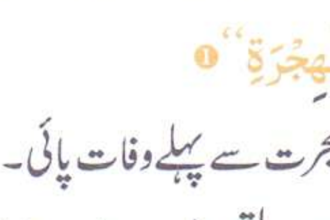


صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(1) ۔۔۔ أنساب الأشراف، أحمد بن يحيى بن جابر بن داود البلاذري المتوفى: 279هـ
بنات عبد المطلب جلد 4 صفحہ 312 مطبوعہ دار الفکر بیروت

# ③ سیدہ اروىٰ رضی اللہ عنہا

آپ رسول کریم ﷺ کی سگی پھوپھی جان ہیں، اسم گرامی 'اروی' اور کنیت 'ام طلیب' ہے اور والدہ کا نام 'فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم' ہے۔ آپ کا شمار اولین اسلام لانے والی خواتین وصحابیات میں ہوتا ہے۔

آپ کی تاریخ ولادت کا تذکرہ کہیں تحقیقی ماخذ میں ذکر نہیں کیا گیا۔

## شادی واولاد

آپ نے دورِ جاہلیت میں پہلا نکاح ''عمیر بن وہب بن کثیر بن عبد بن قصی'' سے کیا۔ جن سے ایک بیٹا 'حضرت طُلیب رضی اللہ عنہ' پیدا ہوئے۔ ان کے انتقال کے بعد دوسرا نکاح ''ارطاۃ بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف'' سے ہوا، جن سے ایک بیٹی پیدا ہوئیں جن کا نام 'فاطمہ' رکھا گیا۔ [1]

## شرفِ ایمان

جب تاجدارِ کائنات، حضور خاتم النبیین ﷺ نے دعوتِ حق کا آغاز فرمایا، تو جن پاکباز ہستیوں نے آپ کے پیامِ حق کو قبول کرنے میں انجام ونتائج سے بے پرواہو کر اولیت کا شرف حاصل کیا، اُن میں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی جان حضرت اروىٰ رضی اللہ عنہا کے نورِ نظر حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ امام الانبیاء ﷺ نے اُن دِنوں میں

[1] ۔۔۔ الطبقات الکبری ,أبو عبد اللہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفی: 230ھ 4103-أروی بنت عبد المطلب بن هشام جلد 8 صفحہ 35 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

بنت عبد المطلب ہیں عالی گہر رضی اللہ عنہا مرتبہ سب سے اعلیٰ اُن کو ملا
آپ پھوپھی جان ہیں سرکار ﷺ کی نورِ ایمان تھا اُنھیں حاصل ہوا

ہیں وہ صفیہ رضی اللہ عنہا زمانے میں بڑی ذیشان ہیں
سرورِ کون ومکاں ﷺ کی آپ پھوپھی جان ہیں

حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کے کاشانہ کو پیغامِ حق کا مرکز بنا رکھا تھا۔ آپ کے بیٹے حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی وہاں جا کر دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے، چہرۂ والضحیٰ کی تابانی سے اپنی آنکھوں کو منور کیا، گلِ قدس کی پتیاں، لبہائے مقدسہ سے فرامین وارشاداتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرمائے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی والدہ ماجدہ کو خلوصِ دِل کے ساتھ اعلانِ اسلام کی دعوت دی۔ ماں اور بیٹے میں کیا گفتگو ہوئی ملاحظہ فرمائیں:

بیٹا: ''(اے مادرِ مہربان) میں نے (سچے دِل سے) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی ہے اور اللہ رب العالمین کی ذات کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔''

ماں: ''(بڑے پیار و خلوص سے۔۔۔۔ میری راحتِ جان، نورِ نظر، تو نے بہت اچھا کیا) اب تم پر لازم ہے کہ اُن کی مدد کرو کیوں کہ وہ تمہارے ماموں (سیدنا عبداللہ علیہ السلام) کے لختِ جگر ہیں۔

(اے کاش! میرے اندر مردوں جیسی قوت ہوتی اور) اللہ کی قسم! اگر عورتیں وہ کام کر سکتیں جو مرد کر سکتے ہیں تو ہم ضرور اُن کی حمایت ونصرت کے لیے نکلتیں (اور ظالموں کے ظلم وستم سے اُن کا دفاع کرتیں)

بیٹا: ''میری ماں! پھر آپ اپنے اسلام کا اعلان کیوں نہیں کرتیں، حال آں کہ (میرے ماموں اور) آپ کے بھائی جان سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا ہے۔

① ۔۔۔المستدرك على الصحيحين، أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري المتوفى: 405ھ ذِكْرُ مَنَاقِبِ طُلَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ جلد 3 صفحہ 266 الرقم 5047 - مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت

ماں: ”مجھے اپنی دوسری بہنوں کا انتظار ہے کہ وہ کیا کرتی ہیں، پھر میں اُسی طرح کروں گی۔“

بیٹا: ”(میری ماں) میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کروں گا کہ آپ اسلام قبول کرلیں اور حق کی تصدیق کرلیں اور گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

ماں: ”(بیٹا! پھر انتظار کیسا) میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اِس کے بعد آپ ہمیشہ اپنی زبان وکلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت کرتی رہیں اور اپنے بیٹے کو ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اور فرماں برداری پر ابھارتی رہیں۔[1]

## شرف وفضیلت والا بیٹا

حضرت طلیب رضی اللہ عنہ، ان کی کنیت 'ابوعدی' تھی، اِن کی ولادت کے بارے میں کوئی حتمی قول کتب میں نقل نھیں کیا گیا، دارِ ارقم میں اسلام لانے کے بعد اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور عبداللہ بن سلمہ العجلانی کے مہمان ہوئے، جب مؤاخات کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں منذر بن عمرو الساعدی خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا، دوسری ہجرت آپ نے حبشہ کی طرف کی

---

[1] ---الطبقات الكبرى, أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد المتوفى: 230هـ 4103-أروى بنت عبد المطلب بن هشام جلد 8 صفحه 35 تا 37 مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت

اِس طرح آپ نے ''ذو الھجر تین'' کا اعزاز اپنے نام کیا۔ آپ نے بدر کے میدان میں حق شجاعت ادا کیا پھر زندگی بھر جہاد وغزوات میں شریک ہوتے رہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے ہمیشہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے غیر مشروط محبت اور لامحدود وفاداری کا درس دیا، ماں کی حسن تربیت اور نیک دعاؤں نے آپ کے حوصلوں کو بلندی عطا فرمائی۔

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

''انھوں نے اسلام میں سب سے پہلے ایک مشرک کو زخمی کیا، جس کی وجہ یہ بنی کہ آپ کے سامنے عوف بن صبرہ سہمی نے نبی کریم ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے، آپ نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی کو اُٹھایا اور اس کے سر پر دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گیا۔

کسی نے (آپ کی والدہ) اروی رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ دیکھتی نہیں کہ آپ کے بیٹے نے کیا کیا، تو آپ نے جواباً فرمایا:

إِنَّ طُلَيْبًا نَصَرَ ابْنَ خَالِهِ وَاسَاهُ فِيْ ذِيْ دَمِّهِ وَمَالِهِ

طلیب نے اپنے ماموں زاد (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی مدد کی ہے، اس کے مال والے اور خون والے کے بارے میں اُس کی غم خواری کی۔

بعض کے نزدیک جسے مارا گیا تھا وہ ابواہاب بن عزیز دارمی تھا، کفار قریش نے اِسے معاذ اللہ، رسول اللہ ﷺ پر حملے کے لیے تیار کیا تھا، یہ طلیب سے ملے تو آپ نے مار کر اِس کا سر زخمی کیا۔'' [1]

[1] ---الإصابة في تمييز الصحابة. أحمد بن علي المعروف بابن حجر العسقلاني المتوفى: 852ھ الطاء بعدها اللام. جلد 3 صفحہ 439 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت

جب مشرکین نے شعب ابی طالب میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا، ظلم وستم کی انتہاء کردی تو حضرت طلیب رضی اللہ عنہ نے موقع پا کر ابولہب کو بہت پیٹا اور زخمی کردیا، مشرکین نے ان سے لپٹ گئے اور ابولہب کو چھڑالیا، مشرکین نے آپ کو کچھ دیر کے لیے باندھ دیا چونکہ آپ بڑے معزز خاندان کے فرد تھے، اس نے کچھ دیر بعد چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ اپنے گھر چلے گئے تو ابولہب نے اِن کی والدہ (جو ان کی باپ شریک بہن تھیں) سے شکایت کی تو آپ کی والدہ حضرت اروی رضی اللہ عنہا نے کیا شان دار جواب دیا:

''خَيْرُ أَيَّامِهِ أَنْ يَّنْصُرَ مُحَمَّدًا'' ❶

(میرے بیٹے) طلیب رضی اللہ عنہ کی زندگی کا بہترین وقت وہ ہے، جس میں وہ (سیدنا) محمد (رسول اللہ) ﷺ کی مدد کرے۔

حضور جانِ کائنات ﷺ کو ایذا رسانی میں عُقبہ بن ابی مُعیط کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ اِس ملعون نے طرح طرح سے آقا کریم ﷺ کو اذیتیں پہنچائیں۔

ایک دن اِس ظالم نے غلاظتوں سے بھرا ایک ٹوکرا لاکر رسول اللہ ﷺ کے کاشانۂ اقدس کے دروازے پر رکھنا چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد سیدنا طلیب رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا۔ آپ دوڑ کے آئے اور اُس ٹوکرے کو اُٹھا کر عقبہ کے سر دے مارا۔ اور پھر دونوں کانوں سے پکڑ کر خوب گھسیٹا، عقبہ نے آپ کی والدہ سیدہ اروی رضی اللہ عنہا سے آکر شکایت کی کہ تمھارے بیٹے نے مجھے ذلیل کردیا، یہ تو محمد (ﷺ) کی حمایت کرتا ہے۔

محافظ ناموس رسالت بیٹے کی عظیم المرتبت ماں کا ایمان افروز اور باطل سوز جواب سن کر عقبہ ذلیل وخاسر ہو کر لوٹا۔ سیدہ اروی رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

❶ ۔۔۔الإصابة في تمييز الصحابة، أحمد بن علي المعروف بابن حجر العسقلاني المتوفى:852ھ الطاء بعدها اللام، جلد3 صفحہ439 مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت